روزنامہ

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خلافت نمبر
25 مئی 2015ء
25 ہجرت 1394 ہش

خلافت احمدیہ کے تابع خدمت دین اور خدمت خلق میں مصروف فلاحی ادارے

دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

دفاتر تحریک جدید ربوہ

دار الضیافت ربوہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ

نور العین دائرۃ الخدمت الانسانیہ

خلافت احمدیہ کے تابع دعوت حق اور دینی خدمت پر مامور ادارے

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

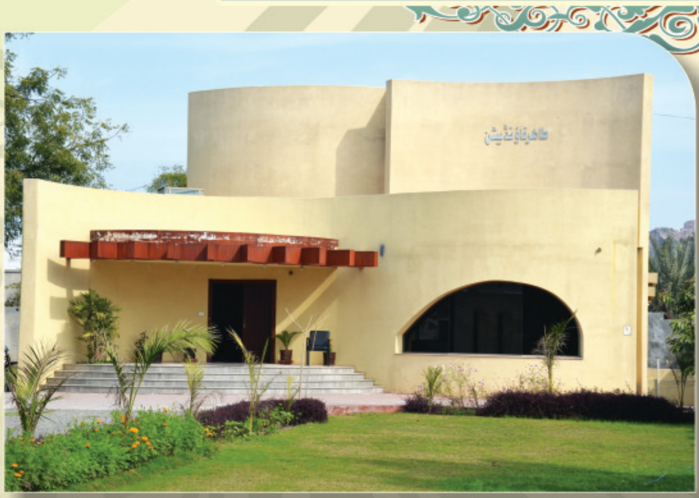

طاہر فاؤنڈیشن ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ

دارالقضاء ربوہ

دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان

دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

سرائے مسرور۔ ربوہ

وقف جدید کا تعلیمی ادارہ۔ ربوہ

خلیفہ وقت کی براہ راست کسی جگہ موجودگی اپنا ایک علیحدہ اثر رکھتی ہے

حضرت مسیح موعود کے بعد قائم ہونے والا نظام خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے

اس سے بڑھ کر دین کے معاملے میں اکائی اور تجدید کا نمونہ اور کیا ہوگا کہ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ایک اشارے پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں

27 مئی 2014ء کو یومِ خلافت پر ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کئے جانے والے عربی پروگرام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

سب سے پہلے تو سب کو اس بات کی مبارک ہو کہ آج خلافت کے ایک سو چھ سال پورے ہوئے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے جو ہر سال ہم خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی صورت میں دیکھتے ہیں اور گزشتہ ایک صدی اس بات کی گواہ ہے۔

حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں دو قدرتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلی قدرت نبوت اور دوسری قدرت خلافت اور دوسری قدرت کو مزید واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں ہی حضرت ابوبکرؓ کی مثال دی ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک افراتفری کا عالم تھا، ہر طرف پریشانی کا عالم تھا، مسلمانوں کے ایمان متزلزل ہو رہے تھے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کیا جنہوں نے پھر خوف کو امن کی حالت میں بدل دیا اور پھر آیت استخلاف کے حوالے سے اس کو مزید واضح فرمایا تا کہ واضح ہو جائے کہ خلافت امن کی ضمانت ہے۔ پھر یہ بھی تسلی دلائی کہ واضح ہو کہ میرے جانے کے بعد دوسری قدرت کے نظارے تم دیکھو گے اور یہ دوسری قدرت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ ان سب باتوں سے کیا سمجھ آتا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حوالہ دے کر، آیت استخلاف کا حوالہ دے کر، دوسری قدرت کے ہمیشہ جاری رہنے کا حوالہ دے کر آپ اپنے بعد خلافت کے جاری رہنے کی خبر ہمیں عطا فرما رہے ہیں۔ آپ کسی مجدد کی بات نہیں فرما رہے جو آپ کی وفات کے فوراً بعد کھڑا ہوگا اور دین کی تجدید کرے گا بلکہ خلیفہ کی بات فرما رہے ہیں۔ میرے بعد ایک نمائندہ ہوگا جس کی تم لوگ بیعت کرو گے۔ آپ نے فرمایا: وہ میرے بعد میرے نام پر تم سے بیعت لے گا۔ نہ ہی آپ نے کسی انجمن کو بیعت لینے کا اختیار دیا۔

اس بارے میں آپ کو ایک حقیقت اور ایک لطیفہ بھی بیان کر دوں کہ ربوہ میں غیر مبائعینِ خلافت جو علیحدہ ہو کر خلافت ثانیہ کے شروع میں لاہور چلے گئے تھے، ان کی نسل میں سے ایک شخص خلافت ثالثہ میں ربوہ آیا اور ترقی اور تنظیم کو دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ واقعی یہ چیزیں ہمارے اندر نہیں ہیں۔ پھر خلافت رابعہ کی ہجرت کے بعد اس کو ربوہ آنے کا اتفاق ہوا۔ وہی نظام تھا، وہی انجمن تھی، وہی لوگ تھے جو کام کر رہے تھے لیکن دیکھ کر کہنے لگا کہ اب مجھے اندازہ ہوا ہے کہ انجمن سے ویسا نظام نہیں چل رہا جیسا کہ خلیفہ وقت کی موجودگی میں یہاں چل رہا تھا۔ بہرحال خلیفہ وقت کی براہِ راست کسی جگہ موجودگی اپنا ایک علیحدہ اثر رکھتی ہے جس کو دوسرے بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور جہاں تک مجدد کا سوال ہے وہ تو میں نے بتا دیا کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے واضح فرمایا ہے اور جو باتیں بیان فرمائی ہیں ان سے بالکل اس کا ردّ ہوتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود نے یہ بھی بڑا واضح طور پر فرمایا کہ میں مجدد الف آخر ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اتباع میں خلافت احمدیہ ہی تجدید دین کے کام کو آگے بڑھانے والی ہے اور آگے بڑھا رہی ہے۔ یہ بھی ہمیں تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود سے پہلے اگر مجدد آتے رہے تو ایک وقت میں ایک سے زیادہ بھی مجدد آتے رہے جو زمانے کے لحاظ سے محدود تھے کہ جب چلے گئے تو ان کے ماننے والوں میں پھر بگاڑ پیدا ہو گیا۔ مکان کے لحاظ سے محدود تھے کہ جس علاقے میں تجدید دین کے کام کے سامان کرتے تھے اس حد تک ہی رہتے تھے، اسی علاقے میں محدود تھے۔ اور تجدید دین کے لحاظ سے محدود تھے کہ صرف خاص خاص برائیاں اور خامیاں جو اس علاقے میں مسلمانوں میں پیدا ہو گئی تھیں ان کی اصلاح کرتے تھے۔ بہت سے ایسے تھے جنہوں نے تجدید دین کا کام کیا لیکن خود اپنے آپ کو مجدد نہیں کہا بلکہ دوسروں نے ان کو مجدد کے طور پر گردانا، ان کو سمجھا اور آگے ان کے بارے میں یہ بتایا کہ وہ مجدد تھے۔

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت سے خدا تعالیٰ نے ہم پر جو احسان فرمایا ہے کہ آپ کے اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی اتباع میں حضرت مسیح موعود کو ......بھیجا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود کو کسی طرح بھی عام مجددین کے زمرے میں شامل کرنا جائز نہیں کیونکہ آپ کا زمانہ اور آپ کا مکان اور آپ کی تجدید دین کی حالت ہر زمانے اور ہر مکان اور تمام قسم کی برائیوں اور بدعات کو ختم کرنے پر پھیلی ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعود نے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے اپنے بعد تا قیامت خلافت کے سلسلہ کے قائم ہونے کی ہمیں بشارت عطا فرمائی ہے جو تمام دنیا میں آپ کے کام کو جاری رکھے گا۔ اور یہ خوشخبری اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے حوالے سے ہی ہے جس میں آپ نے نبوت کے بعد خلافت راشدہ کے جاری ہونے اور پھر ملوکیت اور بادشاہت کے جاری ہونے اور پھر اندھیرا زمانہ آنے کا نقشہ بیان فرما کر پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی فرمائی تھی جس نے تا قیامت قائم رہنا تھا۔

پس خلافت کے جاری رہنے کی یہ خوشخبری جو حضرت مسیح موعود ہمیں دے رہے ہیں یہ صرف آپ کی زبانی نہیں بلکہ یہ خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہم تک پہنچی ہے اور آج خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اس بات پر مہر لگاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد قائم ہونے والا نظام خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے۔ دنیا میں قرآن کریم کے تراجم کے کام، دنیا میں دعوت الی اللہ کے کام اور لاکھوں انسانوں کا ہر سال حقیقی (دین) کے جھنڈے تلے آنا، کروڑوں انسانوں کا کامل اطاعت کا جؤا بیعت کے بعد اپنی گردنوں پر ڈالنا، کیا یہ کوئی انسانی کوشش سے ہو سکتا ہے؟ اس وقت آپ لوگ جو ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہے ہیں اور دنیا میں ہر جگہ ایک ہی وقت میں خلیفہ وقت کے جو خطبات سنے جاتے ہیں، پروگرام دیکھے جاتے ہیں یہ جماعت احمدیہ کے وسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی دنیا دار سوچ بھی نہیں سکتا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کی یہی ایک دلیل کافی نہیں!

دنیاوی لحاظ سے بھی دیکھیں تو آج بہت سے دنیا دار ایسے بھی ہیں جن کا دین سے تو تعلق نہیں لیکن بعض دفعہ رہنمائی کے لئے خلافت احمدیہ کی طرف ان کی نظر ہوتی ہے۔ مجھے دنیا کے مختلف ممالک میں (دین) کی خوبصورت اور پُرامن تعلیم بیان کرنے کا جب موقع ملتا ہے اور دنیا کو یہ بتانے کا موقع ملتا ہے کہ تم لوگ اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو ان ان اصولوں پر چلو، انصاف کو قائم کرو اور دوعملی کی پالیسیوں کو چھوڑو تو تبھی تم امن حاصل کر سکتے ہو اور تبھی تم لوگ اپنی زندگیوں کو سنوار سکتے ہو اور اس دنیا میں اگر تم اپنی بقا چاہتے ہو تو اس کو حاصل کر سکتے ہو۔

ایم ٹی اے کی مَیں نے پہلے بھی بات کی تھی۔ اس بارے میں بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے ذریعہ سے یہ انعام اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا جو جیسا کہ میں بتا چکا ہوں دنیا کے ہر ملک میں جاری ہے۔ اس نے ایشیا میں بھی، افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی اور جزائر کے رہنے والوں میں بھی ان کی سوچوں کے دھارے تبدیل کر دیئے ہیں اور وہ سب ایک سمت چلنے والے ہیں گویا کہ جماعت احمدیہ کا مزاج اس وجہ سے ایک ہو کے رہ گیا ہے اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذریعہ تو مقرر کیا لیکن **خلافت کی اطاعت اور خلافت سے محبت اور خلافت کے انعام کی حقیقت کو جاننے کی وجہ سے تمام احمدیوں میں یہ روح پیدا ہوئی۔ اس سے بڑھ کر دین کے معاملے میں اکائی اور تجدید کا نمونہ اور کیا ہوگا کہ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ایک اشارے پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔** اللہ تعالیٰ کرے کہ اس پیغام اور فعلی شہادت کو سمجھنے اور مسیح موعود کی بیعت میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے اور خدائے واحد کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہم اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں اور یہ کردار مسلم اُمّہ کو بھی سمجھ میں آ جائے۔

عرب دنیا کی خاص طور پر یہ ذمہ داری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری پیغام کو سمجھیں جس میں آپ نے عربی عجمی گورے اور کالے کے فرق کو مٹا دیا تھا۔ پس اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی غلامی اور خلافت کی اطاعت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے راستے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو بھی اس کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، اس بات کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پیغام کو اپنے اپنے دائرے میں پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے اس مشن کو پورا کرنے والے ہوں جس کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے آپ پر ان الہامی الفاظ میں ڈالی تھی کہ ”سب ......کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ وَّاحِدٍ“

(مجموعہ الہامات شائع شدہ نظارت نشر واشاعت قادیان دسمبر 2006ء صفحہ 490)

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے جس طرح عربوں نے اسلام کے پہلے دور میں اپنا کردار ادا کیا تھا اب (دین) کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے (دین) کی نشأۃ ثانیہ میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پس آج دنیا میں پھیلے ہوئے تمام عرب احمدی اپنی ذمہ داری سمجھیں کہ آپ نے اپنے اس فرض کو پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات میں کوئی شک نہیں اور میں اس کا گواہ ہوں کہ عرب دنیا کے وہ احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول فرمایا خلافت احمدیہ کے ساتھ انتہائی وفا اور اخلاص اور اطاعت کا تعلق رکھنے والے ہیں۔ پس اس اخلاص اور وفا اور اطاعت کے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں تا کہ ہم جلد سے جلد دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو گاڑ کر دنیا میں (حق) کی حکومت قائم کر دیں۔ جزاک اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ“

☆......☆......☆......☆

دو قدرتیں دکھلانا قدیم سے سنت اللہ ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو واضح بشارات

"(اللہ تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے، دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔......"۔

فرمایا: "سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔" اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔

وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 304 تا 307)

مکرم ثاقب محمود عاطف صاحب

HE IS THE CHOSEN ONE

حضور انور کی دعا اور عظیم روحانی شخصیت کا اثر

خاکسار آسٹریلیا میں گزرنے والے دو نہایت ایمان افروز واقعات کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ پہلا واقعہ قبولیت دعا کا واقعہ ہے۔

خاکسار کے ایک دوست ہیں جو سکھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اولاد جیسی نعمت سے محروم تھے۔ IVF کے ذریعہ ان کی بیگم امید سے ہوئیں لیکن حمل کے آٹھویں ماہ بچہ پیٹ کے اندر ہی فوت ہو گیا۔ اس کے بعد پھر کافی دیر تک کوئی امید نہ بندھی تو ان کی بیگم صاحبہ نے خاکسار کی بیگم سے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھنے کی درخواست کی۔ جس پر خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں سارے حالات لکھ کر دعا کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میں بھی دعا کروں گا۔ آپ بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے چنانچہ میں نے وہ خط اپنے دوست اور ان کی بیگم کو پڑھ کر سنا دیا۔ خاکسار اور خاکسار کی بیگم بھی دعا کرتے رہے۔ تقریباً دو ماہ بعد ہی میرے دوست نے خوشخبری سنائی کہ ان پر اللہ نے اپنا فضل فرما دیا ہے لہٰذا ہم حضور انور کی خدمت میں مزید دعا کے لئے خط لکھنا چاہتے ہیں۔

خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اپنے دوست کی طرف سے خط لکھا۔ (کیونکہ وہ اردو لکھ پڑھ نہیں سکتے لہٰذا انہوں نے مجھے کہا) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے نام خط آیا کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے فضل کرے اور سارے مراحل خیریت سے طے ہوں۔ ہم بھی دعا کرتے رہے کہ اللہ کرے یہ بچہ خیریت سے پیدا ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے 2 نومبر 2005ء کو ان کو بیٹی سے نوازا۔ اللہ کا شکر کہ اس نے اپنے پیارے خلیفہ کی دعا کو سنا۔ جب حضور انور آسٹریلیا تشریف لائے تو میرے دوست کی بیگم حضور انور سے ملاقات کے لئے بیت الذکر تشریف لائیں اور اپنی بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی۔ انہوں نے حضور انور سے کہا کہ حضور یہ آپ کی دعاؤں کی بدولت ہمیں اللہ نے عطا کی ہے اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیں۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچی کے سر پر ہاتھ رکھا اور فوٹو بھی بنوائی۔

دوسرا واقعہ ایک آسٹریلین خاتون کا ہے۔ جو حضور انور سے ملاقات کیلئے اپنی بیٹی کے ساتھ بیت الھدیٰ تشریف لائیں۔ یہ خاتون خاکسار کی Boss بھی ہیں۔ حضور انور سے ان کی ملاقات ہوئی تو بہت خوش تھیں۔ دونوں ماں بیٹیوں کے چہروں سے مسرت چھلک چھلک پڑتی تھی۔ حضور انور نے ان کو از راہ شفقت قلم بھی عطا کئے۔ خاکسار نے پوچھا کہ آپ لوگوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی ہے تو کہنے لگیں کہ ہمیں خیال ہی نہیں رہا کہ ہم تصویر کا بھی کہتے۔ تاہم ان کی بیٹی نے کہا کہ میں اب ساری زندگی ان کو (حضور کو) نہیں بھولوں گی کیونکہ حضور تو بہت پُر اثر شخصیت کے مالک ہیں۔ پھر خاکسار نے ان سے کہا کہ اگر آپ حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات کرنا چاہیں تو میری بیگم کے ساتھ چلی جائیں۔ لہٰذا وہ حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات کے لئے حضور انور کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئیں۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ بیگم صاحبہ سے باتیں کرتی رہیں۔ اور باہر آ کر خاکسار سے حضرت بیگم صاحبہ کی بہت تعریف کی۔ انہوں نے حضور انور کو بھی اور بیگم صاحبہ کو بھی یہ بتایا کہ ہمیں دین کے بارے میں صرف وہی پتہ تھا جو کہ میڈیا بتاتا ہے لیکن ثاقب نے ہمیں دین کے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے۔ جب حضور تشریف لے گئے اور خاکسار چھٹیوں کے بعد دوبارہ اپنی جاب پر گیا تو میری Mrs.Juen Weissel Boss نے پھر حضور انور کی باتیں شروع کر دیں۔ اور بہت تعریفیں کرتی رہی۔ باتوں باتوں میں نے پوچھا کہ ہمارے خلیفہ کیسے لگے۔ تو بے اختیار اس کے منہ سے نکلا کہ حضور کے چہرے کو دیکھ کر لگتا ہے کہ

He is the chosen one

(یعنی وہ خدا کا برگزیدہ بندہ ہے)

اور وہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کے دورۂ آسٹریلیا کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور نیک روحوں کو دین واحد کی طرف کھینچ لائے۔

☆............☆............☆

اداریہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا عاشقانہ رنگ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عشق مسیح موعود اور اطاعت کے قصے جماعت احمدیہ میں ضرب المثل ہیں۔حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا کہ وہ ہر معاملے میں میری پیروی اس طرح کرتے ہیں جیسے نبض دل کی پیروی کرتی ہے۔اس ضمن میں مزید دو روایات پیش کی جاتی ہیں۔ جو عام طور پر نظروں سے نہیں گزرتیں۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول کے متعلق مجھے یاد ہے وہ عبدالحکیم مرتد پٹیالوی سے جب وہ احمدی تھا۔بہت محبت کیا کرتے تھے اور وہ بھی آپ سے بہت تعلق رکھتا تھا۔یہاں تک کہ جب اس نے حضرت مسیح موعود کی مخالفت کی تو اس وقت بھی اس نے یہی لکھا کہ آپ کی جماعت میں سوائے مولوی نورالدین صاحب کے اور کوئی نہیں جو (رفقاء) کا نمونہ ہو۔یہ شخص بے شک ایسا ہے جو جماعت کے لئے قابل فخر ہے۔عبدالحکیم پٹیالوی نے ایک تفسیر بھی لکھی تھی اور اس میں بہت کچھ حضرت خلیفہ اول سے پوچھ کر لکھا تھا۔جب عبدالحکیم نے اپنے ارتداد کا اعلان کیا تو میں نے دیکھا،آپ نے گھبرا کر اپنے شاگردوں کو بلایا اور ان سے فرمایا جاؤ اور جلدی میرے کتب خانہ میں سے عبدالحکیم کی تفسیر نکال دو۔ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے مجھ پر خدا کی ناراضگی نازل ہو۔حالانکہ وہ قرآن کریم کی تفسیر تھی اور اس کی بہت سی آیات کی تفسیر اس نے خود آپ سے پوچھ کر لکھی تھی۔مگر اس وجہ سے کہ اس پر خدا کا غضب نازل ہوا۔اس کی لکھی ہوئی تفسیر کو بھی آپ نے اپنے کتب خانہ سے نکلوا دیا۔

(خطبات محمود 1944ء جلد نمبر 25 صفحہ 130)

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود چک 9 پنیار بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود گھر کے اندر ہوتے تھے۔تو میں باقی وقت حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول کے پاس گزارتا تھا اور ان کی باتیں مجھے بہت یاد ہیں۔ایک روز انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک کاپی رکھی ہوئی ہے۔جو جو میری غلطیاں حضرت صاحب یعنی مسیح موعود نے نکالی ہیں۔میں نے اس کاپی پر لکھی ہوئی ہیں۔

ایک روز فرمانے لگے کہ اگر امام وقت کی فرمانبرداری مجھے مدنظر نہ ہو۔تو میں ہر سال حج بیت اللہ کرتا۔ایک روز فرمانے لگے کہ قادیان سے باہر ایک گھنٹہ یا ایک دن باہر رہنا میں حرام سمجھتا ہوں۔

(الفضل 7۔اکتوبر 1938ء)

حضرت میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

ایک زمانہ میں دستور تھا کہ پہلے سب مہمان گول کمرہ میں جمع ہو جایا کرتے تھے تو حضرت اقدس فداہ ابی و امی کو اطلاع پہنچائی جاتی کہ حضور تمام خادم حاضر ہیں۔ایک دن حضرت اقدس پہلے ہی تشریف فرما ہو گئے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب ابھی تشریف نہ لائے تھے تو اس غلام کو حضور نے فرمایا کہ ''جاؤ مولوی صاحب کو بلا لاؤ'' بندہ دوڑتا ہوا مطب میں گیا اور حضرت اقدس کا ارشاد عرض کیا۔حضرت خلیفہ اول فرمانے لگے کہ حضرت تشریف لے آئے ہیں؟ بندہ نے ''ہاں'' میں جواب دیا اور کہا کہ جناب کو یاد فرمایا ہے۔اس پر حضرت خلیفہ اول مطب سے دوڑ پڑے اور گول کمرہ تک دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔مجلس میں حضرت خلیفہ اول عموماً سرنگوں رہتے تھے۔سوائے اس صورت کے کہ حضرت اقدس خود مخاطب فرماویں۔ورنہ دیر تک سرنگوں رہتے تھے۔

(رجسٹر روایات جلد 3 صفحہ 106)

حضرت چوہدری مہر خان صاحب آف کریام رفیق حضرت مسیح موعود حضور کی زندگی میں قادیان آئے اور حضرت حافظ مولوی نورالدین صاحب بھیروی کی خدمت میں ایک روپیہ نذرانہ پیش کیا مگر آپ نے روپیہ واپس کر کے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کا حق ہے میرا نہیں۔چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ میں نے غلطی سے نہیں بلکہ آپ کو پہچان کر ہی دیا تھا یہ آپ کے واسطے ہی دیا تھا اس پر آپ نے قبول فرما لیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 25 صفحہ 208)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول خود فرماتے ہیں۔

میں خدا تعالیٰ کو گواہ رکھ کر اور اس وحدہٗ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی ان امراض کا جو مجھے لاحق ہیں کوئی علاج نہیں پایا۔جب تک کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے میں نے امام کو شناخت نہیں کیا مجھے کسی نے تسلی نہیں دی جب تک کہ میں نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا۔کیا میرے جیسے اور لوگ مبتلائے امراض نہ ہونگے جو مرض مجھے لاحق ہے۔میں اس کی تفسیر نہ کروں گا یہاں تک کہ میں نے کبھی امام کے سامنے اس کا اظہار نہیں کیا۔مگر میں یہ صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر میری جیسی مرض کا علاج نہ ملتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔جب میں ایسی مرض کا تریاق اگر کسی کو پاتا ہوں تو وہ یہی امام ہے تو میں کیونکر کہوں کہ اور دکھوں اور امراض کا تریاق یہ نہیں ہے۔میں اپنے جیسی استعداد اور مرتبہ کے آدمیوں کو تو کھول کھول کر بتلا دیتا ہوں کہ میں نے اپنے مرض کا تو خطا نہ کرنے والا علاج پالیا ہے اور وہ یہی تریاق موجود ہے جو تم میں بیٹھا ہے اور جو اسی وعدہ الٰہی کے موافق آیا ہے۔جو اس نے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا میں فرمایا ہے کوئی معجزہ۔کوئی آیت۔کوئی دلیل میرے لئے ضروری نہیں کیونکہ میں نے اپنی مرض پر اس تریاق کا تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے۔یہ وباء جو ہر ایک کو ہلاک کرتی ہے اس کا تریاق کس کے گھر اور گرہ میں ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو وہ کسی کو اپنے امراض کی شناخت کی توفیق دیتا ہے اور پھر اس کے علاج کو پہچاننے کی بھی توفیق بخشتا ہے۔ (خطبات نور صفحہ 14)

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب

خلیفہ وقت کا خدا تعالیٰ پر توکل اور یقین

ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے چنیدہ اور پسندیدہ اور خدا تعالیٰ کے قریب ترین بندے ہیں۔حضور کی زبان سے خدا بولتا ہے۔بعض اوقات آئندہ ہونے والے واقعات کا تذکرہ بھی حضور فرما دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور کے فرمان کی عزت افزائی کرتا ہے اور عین اسی طرح واقعہ ہو جاتا ہے۔اس تعلق میں ایک ایمان افروز واقعہ قارئین الفضل کے لئے پیش خدمت ہے۔

ہمارے ایک واقف ڈاکٹر صاحب اپنا عرصہ وقف مغربی افریقہ میں پورا کر کے حضور انور کی اجازت سے پاکستان آنے لگے تو اُس ملک کے امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں اس بات کی اجازت چاہی کہ ڈاکٹر صاحب کے عمدہ کام اور شاندار کارکردگی کی بناء پر ان کی خدمت میں ایک کار بطور تحفہ پیش کی جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔

''واقف زندگی کے ساتھ غلط رسم نہ ڈالیں۔اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو خود ہی توفیق دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ''

چنانچہ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف واپس پاکستان آگئے۔ اور اپنی رخصت بیرون گزارنے اپنے عزیزان کے ہاں چلے گئے۔ ابھی رخصت کا پہلا مہینہ ہی گزرا تھا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب نے بذریعہ خط گاڑی خریدنے کی خوشخبری دی اور لکھا

''حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خواہش گاڑی کے لئے میرے بارہ میں فرمائی تھی وہ پوری ہوئی اور اللہ کی دی ہوئی توفیق سے خاکسار نے گاڑی خرید لی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔ آمین!''

پیارے آقا کے منہ سے نکلی بات خدا تعالیٰ نے ایک ماہ میں پوری فرما دی۔ جو ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہے اور اس سے حضور انور کی محبت ہمارے دلوں میں مزید پختہ اور گہری ہو گئی ہے۔

Talha
1259

جماعت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے عالمی دوروں کے چند حیرت انگیز نظارے

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

ہمارا ایمان ہے کہ ’ جماعت احمدیہ کی تمام ترقیات خلافت احمدیہ سے ہی وابستہ ہیں۔‘ یہ کوئی لفظی دعویٰ یا کھوکھلا نعرہ نہیں ہے بلکہ خلافت احمدیہ کے آغاز سے ہی خلفائے کرام نے اپنے عارفانہ کلام کے پانی سے ہمارے ایمان کے اس درخت کی آبیاری کی ہے اور الٰہی بشارتوں اور وعدوں کا ذکر کر کے اس امر کو ہمارے دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں:

’’تم خوب یادرکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام ونامراد رہے گی۔‘‘

چنانچہ خلافت کے جلو میں ترقیات کے نظارے دیکھنے کا یہ سلسلہ پہلے دن سے لے کر آج تک جاری ہے اور ہر ملک وقوم سے سعید روحیں حضرت اقدس مسیح موعود کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں بنتی جارہی ہیں۔

اس وقت دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے اور اس کرۂ ارض پر جس طرف نگاہ اٹھائیں، ملک ملک، قریہ قریہ احمدیت کی لہلہاتی کھیتیاں نظر آتی ہیں۔ احمدیت کے سرسبز وشاداب باغات اور پھلوں سے لدے ہوئے درخت ہر سو پھیلے ہوئے ہیں اور یہ گواہی دے رہے ہیں کہ:

اے دیکھنے والو، دیکھو! خلفائے احمدیت کی قیادت میں احمدیت کا برق رفتار قافلہ کس شان سے آگے سے آگے بڑھتا جا رہا ہے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے تمام کنارے احمدیت کی ان لہلہاتی کھیتیوں سے سرسبز وشاداب ہوگئے ہیں۔ خواہ وہ کنارہ فجی ہو یا ماریشس ہو۔ ناروے ہو یا آئرلینڈ ہو، خواہ چڑھتے سورج کی سرزمین جاپان ہو یا آسٹریلیا، نیوزی لینڈ ہو یا جزائر کے ممالک ہوں۔ جدھر بھی رخ کریں خلافت احمدیہ کے فدائی اپنی جانیں اپنے آقا پر نثار کئے بیٹھے ہیں اور ان کے لئے ہر آنے والا دن نئی ترقیات کی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔

براعظم افریقہ کی طرف رُخ کریں تو ان نورانی چہرے والوں کا آنکھوں دیکھا حال آپ کو بتاتا ہوں۔ 2008ء کے جلسہ سالانہ گھانا میں حضورانور نے جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ میں ہی قیام فرمایا۔ وہاں قریباً ایک لاکھ کا مجمع تھا اور افریقہ کے مختلف ممالک سے لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے یہاں پہنچے تھے۔ جب حضورانور نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوتے جو کہ قریباً جلسہ گاہ کے اندر ہی ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ پر تھی تو راستہ کے دونوں طرف مرد اور خواتین اور بچے دیوانہ وار اکٹھے ہوجاتے۔ حضورانور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی ہوتی۔ لوگ مسلسل نعرے لگاتے اور خواتین سفید رومال لہرا کر اپنی عقیدت اور فدائیت کا اظہار کرتیں۔ اس جوش، جذبہ اور ولولہ کے ساتھ نعرے لگائے جاتے کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے خواہاں ان عشاق کا ایک تلاطم برپا تھا۔ ایک جم غفیر تھا۔ عشق ومحبت کا ایک سمندر امڈ آیا تھا۔ ہر ایک کی یہی کوشش تھی کہ اسے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ نصیب ہوجائے۔ خواتین نے اپنے بچوں کو اوپر اٹھایا ہوا تھا اور اس بات کے لئے تڑپ رہی تھیں کہ حضورانور کی ایک نظر بچوں پر پڑ جائے اور وہ بھی خلیفہ وقت کی برکتوں سے حصہ لینے والے بن جائیں۔ حضورانور کی پیار بھری نگاہیں ان سب کے دلوں کی تسکین کا موجب ہورہی تھیں۔

افریقہ کے مختلف ممالک میں ہم نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ مختلف راستوں پر چلتے ہوئے جب حضورانور بچوں کو پیار کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے اور بچوں کو اپنے ساتھ لگاتے تو مائیں ان بچوں کو اس جگہ سے چومنا شروع کر دیتیں جہاں حضورانور کا ہاتھ لگا ہوتا اور فرط جذبات سے روتی جاتیں۔

پھر اس جلسہ کے موقع پر بورکینا فاسو سے تین سو خدام انتہائی خستہ حال سائیکلوں پر 16 سو کلومیٹر سے زائد کا بڑا طویل اور تکلیف دہ اور انتہائی کٹھن سفر طے کر کے گھانا آئے تھے۔ ان سائیکل سواروں میں 13 سال کی عمر کے دو بچے بھی شامل تھے۔ ان کو اس سفر پر جانے سے روکا گیا تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ ہم نے ضرور جانا ہے۔ ہم نے اپنے آقا سے ملنا ہے۔ چنانچہ ان کو اجازت دے دی گئی اور ان دونوں بچوں نے بھی 1600 کلومیٹر کا طویل سفر مکمل کیا۔

گھانا پہنچنے پر جب صدر صاحب خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو سے پوچھا گیا کہ خدام نے اتنا لمبا سفر کیوں اختیار کیا تو کہنے لگے ’ہم اپنے خلیفہ کو، اپنے آقا کو بتانا چاہتے تھے کہ بورکینا فاسو کی سرزمین پر آباد آپ کے یہ خدام بھی آپ سے عشق کرتے ہیں اور ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔‘

ایک شام بورکینا فاسو اور آئیوری کوسٹ سے آنے والے چار ہزار سے زائد احباب کی پیارے آقا سے ملاقات تھی۔ یہ لوگ شرف مصافحہ حاصل کرنے کے بعد اپنے ہاتھ اپنے چہروں پر اور اپنے سینوں پر پھیرتے اور یہ لوگ روتے جاتے اور کہتے جاتے کہ آج ہمارے سینے برکتوں سے بھر گئے ہیں۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم نے اپنے آقا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ نور ہی نور ہے۔

بورکینا فاسو سے آنے والے ایک صاحب نے حضورانور سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ پر کپڑا باندھ لیا تاکہ خلیفہ کے وجود سے جو برکت ملی ہے وہ دور نہ ہوجائے۔

گیمبیا کا ایک وفد بس کے ذریعہ پانچ روز تک افریقہ کے اس گرم موسم میں دن رات سات ہزار کلومیٹر کا طویل ترین فاصلہ طے کر کے پہنچا تھا۔ اس وفد کے ایک ممبر نے بتایا کہ ہم لوگ منگل کی رات گیارہ بجے جلسہ گاہ پہنچے تو سفر کی سختی اور گرمی سے نڈھال تھے۔ تھکان سے چور تھے۔ لیکن اگلے روز جب حضورانور نماز پڑھانے کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے تو حضورانور کے چہرے پر نظر پڑتے ہی ہماری ساری تھکان دور ہوگئی۔ سفر کی سختی جاتی رہی اور ساری تکلیفیں بھول گئیں۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ میں پہلی بار حضور کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں اور میرے لئے ناممکن ہے کہ اپنے دل کی اس کیفیت کو بیان کر سکوں۔ کہنے لگے کہ ’ٹی وی تو وہ نور دکھا ہی نہیں سکتا جو آج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

پھر عرب ممالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے اس مبارک دور میں ایک انقلاب برپا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں آتا جس میں عربوں کی طرف سے بیعتیں نہ ملتی ہوں۔ جہاں وہ رؤیا اور خوابوں کے ذریعہ احمدیت قبول کرتے ہیں وہاں حضورانور کے خطبات، خطابات اور عربی زبان میں خطاب نے ان کی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ان لوگوں میں ایک کثیر تعداد خلافت سے وابستہ نشانات دیکھ کر قبول احمدیت کی توفیق پا رہی ہے۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ پیش کر دیتا ہوں۔

ملک الجزائر سے تعلق رکھنے والی ایک نو احمدی خاتون نادیہ کاظمی صاحبہ نے حضورانور سے ملاقات میں اپنی والدہ کی کینسر کی بیماری کے لئے دعا کی درخواست کی جس پر حضورانور نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ صحت دے گا اور فضل کرے گا۔‘‘ اور ساتھ ہی حضورانور نے ان کی والدہ کے لئے ایک ’الیس اللہ‘ والی انگوٹھی بھی دی جو ان کی والدہ نے پہن لی۔ کچھ عرصہ بعد جب ان کی والدہ چیک اپ کے لئے گئیں تو ڈاکٹرز نے بتایا کہ ان کو اب کسی قسم کے ٹیسٹ یا کیموتھراپی کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کی صحت اب کینسر ہونے سے پہلے کی صحت سے بھی زیادہ اچھی اور بہتر ہے۔

خلیفۃ المسیح کی دعا کی قبولیت کے اس نشان نے ان کے سارے خاندان کے دلوں کو بدل دیا اور اس نشان کو دیکھ کر 36/افراد پر مشتمل سارا خاندان بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگیا۔

پھر دنیا کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ رشین speaking ممالک پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشین ممالک میں بھی عظیم الشان انقلابی کام ہوا ہے اور 2009ء میں جب سے یوکے میں رشین ڈیسک کا قیام عمل میں آیا اور حضورانور کے خطابات اور خطبات کے تراجم ایم ٹی اے اور رشین ویب سائٹ پر نشر ہونے شروع ہوئے تو ان ممالک میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوا اور رشین speaking ممالک کی جماعتیں ترقیات کے ایک نئے دور میں داخل ہوئیں اور ان کا خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا جو ان کی زندگیوں میں ایک نمایاں انقلاب برپا کر گیا۔ اب ان کی طرف سے حضورانور کی خدمت میں اخلاص و وفا پر مشتمل خطوط اس کثرت سے آتے ہیں کہ چند سال پہلے اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ جب حضورانور کی طرف سے ان کو خطوط کے جوابات موصول ہوتے ہیں تو اس کو چومتے ہیں اور سینے سے لگاتے ہیں اور بعضوں نے تو فریم کر کے رکھے ہوئے ہیں۔

پھر براعظم ایشیا کی سرزمین ہے اور مشرق بعید کے ممالک ہیں، سمندر میں آباد جزائر ہیں۔ جب حضورانور مشرق بعید ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے تو سنگاپور میں انڈونیشیا سے تین چار ہزار کے لگ بھگ احمدی پہنچے جن میں مرد بھی تھے، عورتیں بھی تھیں اور بچے بھی تھے۔ اسی طرح ملائشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، پاپوا نیوگنی، کمبوڈیا اور برونائی سے بھی لوگ آئے۔ ان کا اپنے پیارے آقا سے اخلاص، محبت اور عشق اس حد تک بڑھا ہوا تھا کہ حضورانور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی رو پڑتے تھے۔ یہ لوگ اس چہرہ کے بھوکے تھے، ترسے ہوئے تھے۔ کوئی لمحہ دیدار کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ بعض فیملیز تو بذریعہ سڑک اور بذریعہ سمندری جہاز 38، 38 گھنٹوں کا طویل سفر طے کر کے آئیں۔ محض اس لئے کہ پیارے آقا کے دیدار کے چند لمحات نصیب ہوجائیں۔ پس یہ وہ عظیم الشان انقلاب ہے جو اس خطۂ زمین میں بسنے والے عشاق احمدیت کے دلوں پر راج کرتا ہے۔

ایک بڑا عظیم الشان، انقلابی کام جو الٰہی تائید و نصرت سے خلافت احمدیہ کے اس مبارک دور میں ہوا اور جماعت احمدیہ ترقیات کے ایک نئے دور میں داخل ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں حضورانور بنفس نفیس تشریف لے گئے اور وہاں دنیا کے سرکردہ حکام کے سامنے (دین حق) کی امن وصلح کی تعلیم، (دین حق) کی حقیقی تعلیم پیش فرمائی اور حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت کی غرض بتائی اور آپ کا پیغام پہنچایا۔

کیپیٹل ہل امریکہ میں حضورانور نے خطاب فرمایا، لاس اینجلس امریکہ میں، یورپین پارلیمنٹ میں، برٹش پارلیمنٹ میں، نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں، جرمنی کے ملٹری ہیڈکوارٹر میں، پھر سنگاپور میں ایسی تقریب ہوئی۔ آسٹریلیا میں تین مقامات پر

ایسی تقریبات ہوئیں۔ نیوزی لینڈ میں تقریبات ہوئیں۔ جاپان میں، کینیڈا میں یہ تقریبات ہوئیں۔ ان سب تقریبات میں حکومت کے وزراء، سینٹرز، ممبران پارلیمنٹ، ممالک کے ایمبیسیڈرز، فوجی حکام، سیکیورٹی حکام، حکومت کے مختلف اداروں کے سرکردہ حکام، میئرز، کونسلرز، تعلیمی اداروں کے پرنسپلز، ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹس اور زندگی کے ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔

ان تقریبات میں حضور انور نے ان عالمی لیڈروں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ تم صرف اور صرف (دین حق) کے امن کے پیغام کو اپناتے ہوئے اور دوسروں کے حقوق عدل و انصاف سے ادا کرتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچاسکتے ہو۔ ہر جگہ، ہر موقع پر ان سرکردہ احباب نے اس بات کا کھل کر اظہار کیا کہ اگر آج کوئی وجود دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے قریہ قریہ، ملک ملک امن کے لئے کوشاں ہے تو وہ جماعت احمدیہ کا خلیفہ ہی ہے۔

آسٹریلیا میں میلبورن کی ایک تقریب میں چینل 31 کے نمائندہ نے کہا کہ:

'حضور انور کو دیکھ کر یوں لگ رہا تھا کہ جیسے آج میلبورن میں امن اتر آیا ہے۔'

پھر ملٹی فیتھ نیٹ ورک تنظیم کے ایک ممبر نے کہا کہ

'حضور انور کا خطاب سن کر آج مجھے علم ہوا ہے کہ خلیفۃ المسیح کیوں ایک عالمی امن کے سفیر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ کاش (-) کے باقی لیڈر بھی ایسے ہی ہوتے تو آج دنیا میں امن ہی امن ہوتا۔'

جاپان میں ایک کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر جو ممبر آف سٹی پارلیمنٹ ہیں کہنے لگے:۔

'آج میری زندگی کے بہترین دنوں میں سے ایک دن ہے کہ میں نے دنیا کے غیر معمولی مقدس انسان کو دیکھا ہے، ان کا خطاب سنا ہے اور اس یقین پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے امام اور ان کی تعلیمات میں ہی دنیا کے امن کا راز پنہاں ہے۔'

آسٹریلیا کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح امن کے علمبردار ہیں اور ایک عالمی شخصیت ہیں۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔

آج مخالفین (دین حق) کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرتے ہوئے (دین حق) کو دہشت گرد مذہب قرار دیتے ہیں اور غیر (-) میڈیا اس میں پیش پیش ہے۔ حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک میں اپنے خطابات میں (دین حق) کے حسین چہرہ پر جو دہشت گردی، انتہاء پسندی، شدت پسند مذہب ہونے کا داغ ہے اس کو دھویا اور (دین حق) کا خوبصورت چہرہ غیروں کے سامنے پیش کیا ہے۔

خواہ پریس کانفرنس ہو، ٹی وی، ریڈیو یا اخبارات کے انٹرویوز ہوں، receptions کی تقریبات ہوں یا سرکردہ افراد کے ساتھ ملاقاتیں ہوں، ہر جگہ حضور انور نے (دین حق) کا دفاع کرتے ہوئے (دین حق) کا خوبصورت چہرہ دکھایا ہے۔

جاپان کی ایک تقریب میں ایک وکیل نے کہا:

اب تک ہم نے ٹی وی اور اخباروں میں (دین حق) کے بارہ میں یہی سنا تھا کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ (دین حق) کی انتہائی خوفناک تصویر ہمارے سامنے تھی۔ لیکن آج جب (دین حق) کے لیڈر خلیفۃ المسیح کی زبان سے (دین حق) کی اصل اور حقیقی تعلیم سنی تو میرا (دین حق) کے بارہ میں نظریہ یکسر تبدیل ہوگیا۔

ایک سکول کے پرنسپل نے حضور انور کا خطاب سن کر کہا کہ:

میرے ذہن میں (دین حق) کا جو پہلے منفی تصور تھا خلیفۃ المسیح کے خطاب نے اسے بالکل تبدیل کر دیا ہے۔ آج مجھے اس بات کی تسلی ہوئی ہے کہ دنیا کی راہنمائی کرنے والا کوئی انسان تو دنیا میں موجود ہے۔

جاپان کے ایک مشہور وکیل نے ناگویا میں ہونے والی reception کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

آج ہم نے (دین حق) کا خوبصورت چہرہ دیکھا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اگر دنیا کسی ایک ہاتھ پر جمع ہوسکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے امام کا ہی ہاتھ ہے۔

پس یہ وہ عظیم الشان ترقیات ہیں اور عظیم الشان فتوحات ہیں، یہ وہ عظیم الشان اور تاریخ ساز انقلابات ہیں جنہوں نے غیروں کے دل بدل دیئے اور ان کی زبانیں احمدیت کی ان ترقیات اور انقلابات کی گواہی دے رہی ہیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے سایہ تلے جماعت ترقیات کی منازل طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ صدران مملکت بھی خلیفۃ المسیح کے پروگراموں میں شامل ہونا اپنے لئے باعث فخر خیال کرتے ہیں۔

2006ء میں جب حضور انور جزائر فجی تشریف لے گئے تو صدر مملکت فجی سے ملاقات کے دوران نائب امیر جماعت فجی نے عرض کیا کہ آج ہوٹل میں reception ہے اور ہم نے آپ کو دعوت دی تھی۔ صدر مملکت کو اس دعوت نامہ کا علم نہیں تھا انہوں نے اپنے سیکرٹری سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ آج شام یونیورسٹی میں ایک کانووکیشن (Convocation) کی تقریب ہے اور وہاں آپ نے جانا ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ خلیفۃ المسیح ہمارے ملک میں موجود ہوں اور میں حضور کا پروگرام چھوڑ کر کسی دوسرے پروگرام میں چلا جاؤں؟ میں تو خلیفۃ المسیح کے پروگرام میں شامل ہوں گا۔ یونیورسٹی کے لئے کسی اور کو بھجوادیں۔ چنانچہ موصوف شام کو حضور انور کی آمد سے قبل ہی ہوٹل پہنچے ہوئے تھے اور حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2008ء میں بینن تشریف لے گئے تو بینن کی حکومت نے اعلان کیا کہ خلیفۃ المسیح ہمارے سٹیٹ گیسٹ (state guest) ہوں گے۔ چنانچہ جب حضور انور نائیجیریا سے بارڈر کراس کر کے بینن میں داخل ہوئے تو جہاں ایک طرف حکومت حضور انور کے استقبال کے لئے اپنے دل بچھائے بیٹھی تھی وہاں بینن کے 30 بادشاہ اپنی رعایا کے ہمراہ اپنے روایتی شان و شوکت کے ساتھ بینن کی سرزمین پر قدم رکھنے والے اس روحانی بادشاہ خلیفۃ المسیح کے سامنے نہایت ادب سے کھڑے بزبان حال یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھو "وہ بادشاہ آیا"۔

حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ الہام کہ "وہ بادشاہ آیا" ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود میں پورا ہوتا دیکھا۔

حضرت مصلح موعود نے مجلس شوریٰ میں نمائندگان شوریٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا:

"وہ دن آنے والا ہے جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے۔"

اب خدا کی تقدیر دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کو اس طرف لا رہی ہے۔ کیپیٹل ہل کے پروگرام میں 30 سے زیادہ کانگریس مین، سینیٹرز اور تھنک ٹینک کے نمائندے اور دیگر سرکردہ حکام موجود تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو کسی بھی ایسے پروگرام میں تین چار منٹ سے زائد نہیں بیٹھتے۔ لیکن ہم نے اس روز اپنے پیارے آقا کے حق میں حضرت مسیح موعود کا یہ الہام 'نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ' یعنی 'میری رعب کے ساتھ نصرت کی گئی' بڑی شان سے پورا ہوتا دیکھا۔

جب تقریب شروع ہوئی تو ہال ان لوگوں سے بھرا ہوا تھا اور تقریباً پونا گھنٹہ یہ تقریب جاری رہی۔ ان لوگوں میں سے ایک بھی اپنی جگہ سے ہل نہ سکا۔ اپنی commitments اور دیگر پروگرام بھول گئے۔ ان کے سیکرٹریان ان کو اشارے سے یاد کرواتے تو وہ سر جھٹک دیتے کہ نہیں۔ یہ اسی رعب کا اثر تھا جو ہمارے پیارے آقا کو ایک نشان کے طور پر خدا کی طرف سے عطا ہوا تھا اور جس نے ہر ایک کو بے بس کر دیا۔

اسی طرح جب 2013ء میں حضور انور لاس اینجلس تشریف لے گئے تو وہاں ہوٹل میں ایک تقریب تھی جس میں بڑی تعداد میں کانگریس مین اور دوسرے سرکردہ حکام شامل ہوئے۔ یہاں ان دنوں میئر کا انتخاب ہونے والا تھا۔ میئر کے اس انتخاب میں حصہ لینے والے ایک امیدوار Eric صاحب نے حضور انور کا چہرہ دیکھا تو کہنے لگے کہ آج لاس اینجلس میں فرشتہ اتر آیا ہے۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ ان کے معمر والد نے بھی اپنا سر جھکائے اور اپنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے اپنے بیٹے کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

عام لوگوں کا خیال یہی تھا کہ مخالف امیدوار خاتون جیت جائے گی اور Eric صاحب ہار جائیں گے۔ لیکن جب الیکشن کا رزلٹ آیا تو حضور انور کی دعا کے نتیجہ میں ان کی ہار جیت میں بدل گئی اور Eric صاحب لاس اینجلس کے میئر بن گئے۔ ظاہری حالات کو دیکھتے ہوئے وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ میں خلیفۃ المسیح کی دعا سے ہی جیتا ہوں۔

پس آج دنیا کے بڑے بڑے سرکردہ حکام حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواستیں کرتے ہیں اور راہنمائی طلب کرتے ہیں۔ یہ وہ انقلاب ہے جو خلافت احمدیہ کے ذریعہ براعظم امریکہ میں بھی آرہا ہے، براعظم یورپ میں بھی آرہا ہے، براعظم افریقہ اور ایشیا میں بھی آرہا ہے۔ اور جزائر کے رہنے والے بھی احمدیت کی ترقیات کے ان نظاروں کو دیکھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے قدم جس سرزمین پر بھی پڑتے ہیں وہاں فتوحات کے نئے دروازے کھل جاتے ہیں اور جماعت ترقیات کے نئے ادوار میں داخل ہوتی ہے۔

4 دسمبر 2012ء کا دن بھی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک عظیم الشان انقلاب کی نوید لے کر آیا۔ جب حضور انور کے قدم یورپین پارلیمنٹ میں پڑے اور حضور انور نے وہاں معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ 28 یورپین قوموں کے ممبران پارلیمنٹ اور دیگر سرکردہ حکام سامنے بیٹھے تھے۔ آج حضرت اقدس مسیح موعود کی پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا:

"ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہوجائے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

پس آج یورپ کی 28 قومیں حضرت اقدس مسیح موعود کے چشمہ سے بیک وقت سیراب ہوئیں اور سچائی کا سورج ایک اور نئی شان کے ساتھ مغرب میں طلوع ہوا۔

اس تقریب میں شمولیت کے لئے آنے والے ایک بشپ ڈاکٹر Amen Howard نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

"یہ شخص جادوگر نہیں لیکن اس کے الفاظ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔ لہجہ دھیما ہے لیکن اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت، شوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرأت مند انسان میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ میں (دین حق) کے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا لیکن حضور کے خطاب نے (دین حق) کے بارے میں میرے نقطہ نظر کو کلیتاً تبدیل کر دیا ہے"۔

سامعین کرام! خلافت کے موجودہ دور میں اشاعت (دین حق) کے کام میں اتنے بڑے پیمانہ پر وسعت ہوئی ہے جس کی پہلے مثال نہیں ملتی۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے حضور انور کے انٹرویوز لئے اور ان ممالک کے لوکل، نیشنل و انٹرنیشنل ٹی وی اور ریڈیو چینلز اور نیشنل اخبارات اور علاقائی اخبارات میں اس قدر وسیع پیمانہ پر حضور انور

کے (دین حق) کے امن وسلامتی کے پیغام کی اور حضرت اقدس مسیح موعود کی آمد کے پیغام اور جماعت احمدیہ کے تعارف کی coverage ہوئی کہ صرف ایک سال میں اتنی زیادہ کوریج کی مثال جماعت کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ صرف امریکہ کینیڈا کے دورہ میں ہی دو کروڑ سے زائد لوگوں تک حضورانور کی زبان سے پیغام پہنچا ہے۔ پھر مشرق بعید کے ممالک کے دورہ میں تو تین کروڑ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ یہ ٹی وی اور اخبارات بات سننے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ لیکن آج اس روئے زمین پر خلافت احمدیہ کے ذریعہ یہ انقلاب برپا ہوا ہے کہ بڑے بڑے ممالک کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس اور ان کی ٹیمیں جماعت کے پیچھے بھاگتی ہیں کہ ہمیں وقت دیا جائے۔ ہم نے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو کرنا ہے اور پھر اپنی ٹیموں کے ہمراہ سازوسامان کے ساتھ جماعتی سنٹرز میں آکر حضورانور کا انتظار کرتی ہیں۔ خداتعالیٰ کی تقدیر نے انہیں کھینچ کر خلافت کے قدموں میں ڈال دیا ہے۔

خلیفہ وقت کا مبارک وجود ایسا وجود ہے کہ اس سے ہر کوئی فیض پاتا ہے۔ کیا اپنے اور کیا بیگانے سبھی برکات حاصل کرتے ہیں۔ جہاں اپنوں کی زندگی کے لئے بقاء کی ضمانت ہے وہاں غیروں کے لئے بھی بقاء کی ضمانت ہے۔ وقت کی رعایت سے اس کی بھی ایک مثال پیش کردیتا ہوں۔

4 مئی 2006ء جمعرات کا دن تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے فار ایسٹ ممالک کے دورہ کے دوران 'ناندی' فجی میں تھے۔ رات قریباً اڑھائی تین بجے کا وقت تھا کہ ربوہ، لندن اور دنیا کے مختلف ممالک سے فون آنے شروع ہوگئے کہ اس وقت ٹی وی پر جو خبریں آرہی ہیں ان کے مطابق ایک بہت بڑا سونامی طوفان فجی کے ساتھ والے جزائر Tonga میں آیا ہے اور یہ طوفان طاقت کے لحاظ سے انڈونیشیا والے سونامی سے بڑا ہے جس نے لکھوکھہا لوگوں کو غرق کردیا تھا اور دنیا کے کئی ممالک میں تباہی مچائی تھی۔

جب ٹی وی آن کیا تو یہ خبریں آرہی تھیں کہ یہ سونامی مسلسل اپنی شدت اور طاقت میں بڑھ رہا ہے اور صبح کے وقت 'ناندی' فجی کا سارا علاقہ غرق ہوجائے گا اور اردگرد کے جزائر بھی غرق ہوجائیں گے۔ آسٹریلیا کا ایک حصہ بھی غرق ہوگا اور یہ نیوزی لینڈ کے بھی ایک بڑے حصہ کو غرق کردے گا۔

صبح ساڑھے چار بجے جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے تو حضورانور کی خدمت میں اس طوفان کے بارہ میں رپورٹ پیش ہوئی اور جو پیغامات خیریت دریافت کرنے کے لئے فون پر موصول ہورہے تھے ان کے متعلق بتایا گیا۔

حضورانور نے نماز فجر پڑھائی اور بڑے لمبے سجدے کئے اور خدا کے حضور مناجات کیں۔ نماز سے فارغ ہوکر مسیح کے خلیفہ نے احباب جماعت کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ "فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ کچھ نہیں ہوگا۔"

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل واپس تشریف لے آئے۔ واپس آکر جب ہم نے ٹی وی آن کیا تو ٹی وی پر یہ خبریں آنا شروع ہوگئیں کہ اس سونامی کا زور ٹوٹ رہا ہے اور آہستہ آہستہ اس کی شدت ختم ہورہی ہے۔ پھر قریباً دو اڑھائی گھنٹے بعد یہ خبریں آگئیں کہ اس سونامی کا وجود ہی مٹ گیا ہے۔

پس اس روز دنیا نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ سونامی جس نے اگلے چند گھنٹوں میں لکھوکھہا لوگوں کو غرق کرتے ہوئے اس سارے علاقہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا تھا خلیفۂ وقت کی دعا سے چند گھنٹوں میں خود اس کا وجود مٹ گیا۔ اس روز فجی کے اخبارات نے یہ خبریں لگائیں کہ سونامی کا ٹل جانا کسی معجزہ سے کم نہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ یہ معجزہ خلیفہ وقت کی دعا سے رونما ہوا۔ پس آج جہاں جماعت کی ترقیات خلافت احمدیہ سے وابستہ ہیں وہاں دنیا کی بقاء بھی خلافت احمدیہ سے وابستہ کردی گئی ہے۔

آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

"میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں"۔

آج جماعت احمدیہ کا ہر فرد حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کی صداقت پر گواہ بن چکا ہے۔ خدا کی قسم آج مسیح موعود کے خلیفہ کی تائید میں ایک اور زبان کو بولتے ہوئے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے۔ آج خلیفۃ المسیح کے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ کو چلتے ہوئے ساری دنیا دیکھ رہی ہے اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں نے بزبان حال یہ گواہی دی ہے کہ اس مبارک وجود کے پیچھے خداتعالیٰ کا ہاتھ ہے اور یہ خدا سے تائید یافتہ وجود ہے۔

پس آج ہم لوگ کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہر روز اپنی آنکھوں سے اپنے پیارے آقا کی عظیم قیادت میں جماعت کی ترقی اور فتوحات کے نظارے روز دیکھ رہے ہیں۔

پس اٹھیں اور اپنی ہر مادی و روحانی ترقی کے لئے خلافت کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیں۔ خود کو خلیفۃ المسیح کے ہاتھ میں ایسے دے دیں جیسے غسّال کے ہاتھ میں میت ہوتی ہے۔ اسی میں ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

آنکھ میں تم ہو مری سانس میں چلتے تم ہو
دل ہو، ارمان ہو، سینے میں مچلتے تم ہو
میرے اپنے ہو مرے درد میں جلتے تم ہو
غم مجھے ہو تو مرے غم میں پگھلتے تم ہو
دکھ کے صحرا میں بہاروں کی علامت تم ہو
دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

تم مرے چاند مری سوچ میں بہنے والے
مری خاطر مرے ہر زخم کو سہنے والے
آ مجھے مل بھی مرے دُور کے رہنے والے
اُس کو کہنا مری ہر بات کے کہنے والے
جس کو چاہا تھا وہ خوشیوں کی ضمانت تم ہو
دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

اُس کو کہنا کہ اداسی میں گزر ہوتی ہے
زندگی اب تری راہوں میں بسر ہوتی ہے
اپنی حالت پہ کہاں میری نظر ہوتی ہے
تری ہستی مری آنکھوں کا گھر ہوتی ہے
حسن کا راز ہو جذبوں کی امانت تم ہو
دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

مجھ کو حسرت ہے تجھے سامنے چلتا دیکھوں
ساری دنیا کو ترے عشق میں جلتا دیکھوں
تیرا گلزار سدا پھولتا پھلتا دیکھوں
تیرے ہر لفظ سے قسمت کو بدلتا دیکھوں
حسن میں چاند اداؤں میں قیامت تم ہو
دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

بشارت محمود طاہرؔ

مکرم سید صادق علی شاہ گیلانی کے قلم سے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول والثانی کے متعلق

ایک معزز غیر از جماعت کے چشمدید حالات و روایات

میں موضع انولہ ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد صاحب مرحوم ایک فقیر طبیعت انسان تھے۔ چونکہ ان کو زمرہ صوفیا سے خاص لگاؤ تھا۔ اس لئے حضرت مولانا نورالدین صاحب سے بھی ان کے دوستانہ تعلقات تھے۔

والد صاحب نے مجھے مولانا صاحب کے پاس طبی درس لینے کے لئے بھیجا۔ لیکن حضرت مولانا نورالدین نے میری خواہش کے مطابق مجھے سکول میں انگریزی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح 1908ء سے سال 1911ء تک قادیان میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ قادیان میں مجھے کم لوگ جانتے ہیں۔ کیونکہ میں ہندوؤں کے محلّہ میں لالہ داتا رام کے مکان میں کرایہ پر رہتا تھا اور طبعی طور پر گوشہ نشین تھا۔ اس وقت میں ریلوے سٹیشن پشاور پر بسلسلہ ملازمت متعین ہوں اور میرے معزز دوست شیخ عبدالغنی صاحب احمدی بھی اسی سٹیشن پر تشریف رکھتے ہیں۔ 19 فروری 1938ء کو ہم دونوں کو ایک سرکاری کام کے لئے راولپنڈی جانا پڑا اور اثناء سفر میں عام بات چیت کے دوران میں قادیان کا ذکر آگیا اور انسانی فطرت کے مطابق مجھے وہ تمام منظر سامنے نظر آنے لگے۔ میں نے ضمناً اس وقت کے چند واقعات کا شیخ صاحب کے سامنے ذکر کیا۔ شیخ صاحب بہت محظوظ ہوئے اور نہایت توجہ اور ازحد دلچسپی سے سنتے رہے اور ہر وقفہ کے بعد نہایت محبت بھری آرزو سے مجھے فرماتے کہ اس وقت کی کوئی اور بھی بات یاد ہو تو سناؤ۔ میں نے جو کچھ مجھے یاد آیا۔ بیان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ اب وہ اسی دن سے مصر ہیں کہ میں وہ واقعات لکھ کر دے دوں۔ اس لئے ذیل میں وہ واقعات مختصراً سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔

1۔ میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مدت تک دیکھا۔ ان کے ساتھ نمازوں میں شامل ہوتا رہا۔ گو مجھے احمدی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ لیکن مجھے آپ کے خاندان سے بہت محبت اور ہمدردی ہے۔ جس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ میں بچپن میں وہاں رہا ہوں۔ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب اس وقت نوجوان طالب علم تھے۔ مرزا صاحب کی وفات لاہور میں ہوئی اور ان کی نعش مبارک میرے سامنے قادیان میں آئی اور باغ میں رکھ کر سب کو چہرہ کی زیارت کرانے کے بعد دفن کر دی گئی۔ اسی باغ میں مولانا نورالدین صاحب نے ایک درد آمیز لہجہ میں مختصر سی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ جو کشش مرزا صاحب میں پیدا ہوئی تھی جس کی طاقت سے ہم سب یہاں کھنچے آئے ہیں۔ وہ کشش تو مجھ میں نہیں پھر نہ معلوم خدا تعالیٰ نے ان کی خلافت کے لئے مجھے کیوں منتخب کیا اور اس خدائی امانت کا بوجھ میری کمزور کمر پر کیوں رکھ دیا۔ حالانکہ آپ کا فرزند میاں محمود آپ کے زیر سایہ کافی تعلیم و تربیت پا چکا تھا اور ہر طرح سے اس امر کا اہل تھا۔ یہ بات کہنے کے ساتھ ہی مولوی صاحب رو پڑے اور ان سے متاثر ہو کر سامعین بھی رو پڑے اس مجمع میں دیگر بیشمار آدمیوں کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بھی تھے۔

2۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ سوال اٹھا کہ خلیفہ کمیٹی کے ماتحت رہے یا کمیٹی خلیفہ کے ماتحت۔ اسی اثناء میں ایک دن حضرت مولوی نورالدین صاحب نے صبح کی نماز بیت مبارک میں پڑھائی۔ سورۃ نوح پڑھی اور سلام پھیر کر معاً مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بڑے جلال سے فرمایا۔ کیا تم کو میری ضرورت نہیں ہے؟ اس جملہ کا لوگوں پر بہت اثر پڑا اور بعض تو کھڑے ہو کر خوف زدہ حالت میں کہنے لگ گئے۔ حضور ضرورت ہے۔ ضرورت ہے ضرورت ہے۔ جن میں سے شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم خاص طور پر مجھے یاد ہیں۔

پھر دوسری دفعہ مولوی صاحب نے اسی جذبہ سے کہا کیا تمہارا گمان ہے کہ خلافت تمہارے ہاتھ میں ہے اور خلیفہ بنانا تمہارا کام ہے؟ اس کا جواب بھی اسی خوف زدہ حالت میں یہ تھا کہ حضور نہیں۔

پھر مولوی صاحب نے فرمایا یاد رکھو یہ باتیں محض خدا کے فضل سے وابستہ ہیں اور انسانی تصرف سے بالاتر ہیں۔ سابقہ قوموں کے حالات کا غور سے مطالعہ کرو اور خدا کے قہر سے بچو۔ مجھے کسی کا ڈر نہیں۔ میں مومن ہوں اور مومن خدا کے سوا کسی سے خوف نہیں کھاتا۔ مجھ سے خلافت وہی لے سکتا ہے جس نے مجھے دی ہے۔ تم میں سے کسی نے مجھے خلیفہ نہیں بنایا اور نہ تم خلافت لے سکتے ہو۔ خلافت اللہ کے قبضہ میں ہے وہ اپنے فضل سے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

3۔ مولانا نورالدین صاحب کے دوران خلافت میں اکثر دیکھا گیا کہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب مولوی صاحب کے مطب میں آ کر حدیث کا درس لیا کرتے تھے۔

پھر ایک رمضان شریف میں مولوی صاحب (بیت) مبارک میں معتکف ہوئے درس تدریس کے بغیر ان کا وقت گزرنا ان کے لئے گراں تھا اس لئے انہوں نے اعتکاف کی حالت میں بھی احادیث اور مثنوی مولانا روم کا درس جاری رکھا۔ اس مثنوی کے درس میں بھی میاں محمود احمد صاحب شامل ہوا کرتے تھے۔

میاں صاحب سے مولوی صاحب کو بہت محبت تھی اور بے حد احترام منظور تھا۔ ایک دن جب مولوی صاحب گھوڑے سے گرنے کی چوٹ کی وجہ سے علیل تھے مگر کسی قدر اچھی حالت میں تھے تو ایک چھوٹے سے غالیچہ پر ایک پتلی سی رضائی یا لوئی لے کر تشریف رکھتے تھے۔ پھر وہاں سے اٹھ کر اسی کمرے کی چٹائی پر ذرا دور جا بیٹھے۔ پتہ نہیں کس کام کے لئے وہاں گئے اور پھر وہیں چند منٹ بیٹھے رہے اور ان کی سابقہ مسند خالی تھی اور وہ رضائی یا لوئی حلقہ باندھے مسند پر پڑی تھی جس طرح آدمی فرش پر رضائی اوڑھ کر بیٹھا ہوا ہو اور پھر رضائی کو وہیں چھوڑ کر چلا جائے تو رضائی یا لوئی کا مسند پر حلقہ سا بن جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے ابھی کوئی اٹھ کر گیا ہے۔ مولوی صاحب کی نشست گاہ اسی طرح خالی پڑی تھی اور مولوی صاحب خود ذرا فاصلہ پر تشریف فرما تھے اور خواجہ کمال الدین سے باتیں کر رہے تھے۔ اتنے میں میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب آ گئے۔ تمام کمرے میں صرف چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ صرف مولوی صاحب کی چھوٹے سے غالیچہ والی مسند تھی۔ مولوی صاحب نے میاں صاحب کو فرمایا کہ آپ وہاں میری جگہ پر بیٹھ جائیں۔ اس وقت میاں صاحب بالکل نوعمر تھے۔ آپ خاموش رہے اور پاس ادب کی وجہ سے مولوی صاحب کی نشست پر نہ بیٹھے۔ مولوی صاحب نے پھر فرمایا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ وہاں بیٹھ جاؤ۔ پھر بھی میاں صاحب نے تامل کیا۔ پھر مولوی صاحب نے سہ بارہ فرمایا اور ساتھ ہی خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی کہا کہ میاں صاحب بیٹھ جاؤ پھر میاں صاحب اس مسند پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب کے اس اصرار سے حاضرین پر خاص اثر ہوا اور انہوں نے یقین کر لیا کہ مولوی صاحب انہیں اپنا خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہ واقعہ 1911ء کا ہے۔

(الفضل 2 مارچ 1938ء ص 8)

خورشید گارمنٹس
سکول یونیفارم۔ بچگانہ گارمنٹس لیڈیز اینڈ جینٹس جرسی سوئیٹر، نیز ہوزری کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون 047-6213001
پروپرائٹر: فضل محمد فاتح

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار۔ لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
گاجر حلوہ سپیشل
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد
فون شوروم: 0333-6704524

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں۔
رؤف پنسار سٹور
تحصیل روڈ غلہ منڈی گوجر خان
فون آفس: 051-3512074

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ۔ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3، بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199

خلافت دائمی نعمت ہے منہاج نبوت پر

انہیں زعم تفاخر ہے زر و مال و حکومت پر
ہمیں شرفِ فضیلت ہے کہ مرتے ہیں خلافت پر
زہے قسمت ہمارے سر پہ سایہ ہے امامت کا
ہمیں وہ لوگ ہیں جن کا یقیں پختہ خلافت پر
یہ اس کا فضل و احساں ہے یہ اس کی مہربانی ہے
یہ خاص الخاص رحمت ہے جو اس نے کی جماعت پر
بہ فیضِ نصرتِ ایزد ہوئی ہم کو عطا بہجت
کیا شاداں ہمیں اس نے عظیم الشان نعمت پر
بشارت دی مسیحائے زماں نے الوصیت میں
عزیزو غم نہ کرنا تم مری دنیا سے رخصت پر
مرا جانا ہی لازم ہے مگر غمگین مت ہونا
خدا تم کو سکینت دے کے لائے گا خلافت پر
تمہارے خوف کو وہ امن میں تبدیل کر دے گا
خلافت ایک مرہم ہے دل زخمیدہ صورت پر
خدا کا شکر واجب ہے کریں حمد و ثناء اس کی
جھکیں اس آستانے پر جھکیں اس کی عنایت پر
نبوت قدرت اول خلافت قدرت ثانی
یہ دونوں قدرتیں شاہد ہیں مہدی کی صداقت پر
خلافت منبع خیر و عمل رشد و ہدایت ہے
خلافت دائمی نعمت ہے منہاج نبوت پر
کہاں ہو گا جہاں میں اور کوئی ہم سا خوش قسمت
کہ خود کو بیچ ڈالا ہے ترے دستِ امامت پر
ترا ہر بول شیریں ہے ترا ہر لفظ خوشبو ہے
ملائک وجد کرتے ہیں ترے حسن خطابت پر

عبدالکریم خالد

یہ دولت ہم سنبھالیں گے

خلافت کے امیں ہم ہیں امانت ہم سنبھالیں گے
جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے
خلیفہ کے لبوں سے جو گُل و جوہر بکھرتے ہیں
بڑے انمول موتی ہیں، یہ دولت ہم سنبھالیں گے
اسی کی رہبری میں یہ فلک تک جو رسائی ہے
قسم مولا کی کھاتے ہیں یہ قامت ہم سنبھالیں گے
جو بازو کٹ گرے اپنے تو دانتوں سے اُٹھائیں گے
بہر قیمت لوائے احمدیت ہم سنبھالیں گے
مرے رہبر!! مرے مرشد!! ترے خدام کہتے ہیں
تمہیں چھاؤں میں رکھیں گے تمازت ہم سنبھالیں گے
ہے تن من دھن فدا اپنا خلافت کی حفاظت میں
عدو کے ہر ستم کی ہر قیامت ہم سنبھالیں گے
ترے دستِ کریمانہ نے تھاما جب تھا ہاتھوں کو
وہ تحریمِ وفائے عہد بیعت ہم سنبھالیں گے
قیام اللیل ہو، روزہ ہو یا اصلاح نفسانی
تری زریں نصائح کی سعادت ہم سنبھالیں گے
اگر ایمان اور صالح عمل شرط ارادت ہے
تو ہر صورت خلافت سے ارادت ہم سنبھالیں گے
تمہیں دیکھا، تمہیں سوچا، تمہیں جانا تمہیں مانا
ہمیں تم سے محبت ہے یہ چاہت ہم سنبھالیں گے
فرازؔ اپنی تو عادت ہے وفا کی راہ میں مٹنا
جہاں تک بس چلا اپنا یہ عادت ہم سنبھالیں گے

اطہر حفیظ فرازؔ

تجھ سے ملی ہے ہم کو ابد تاب زندگی
تجھ پر ہوئی ہے ختم خلافت کی اک صدی

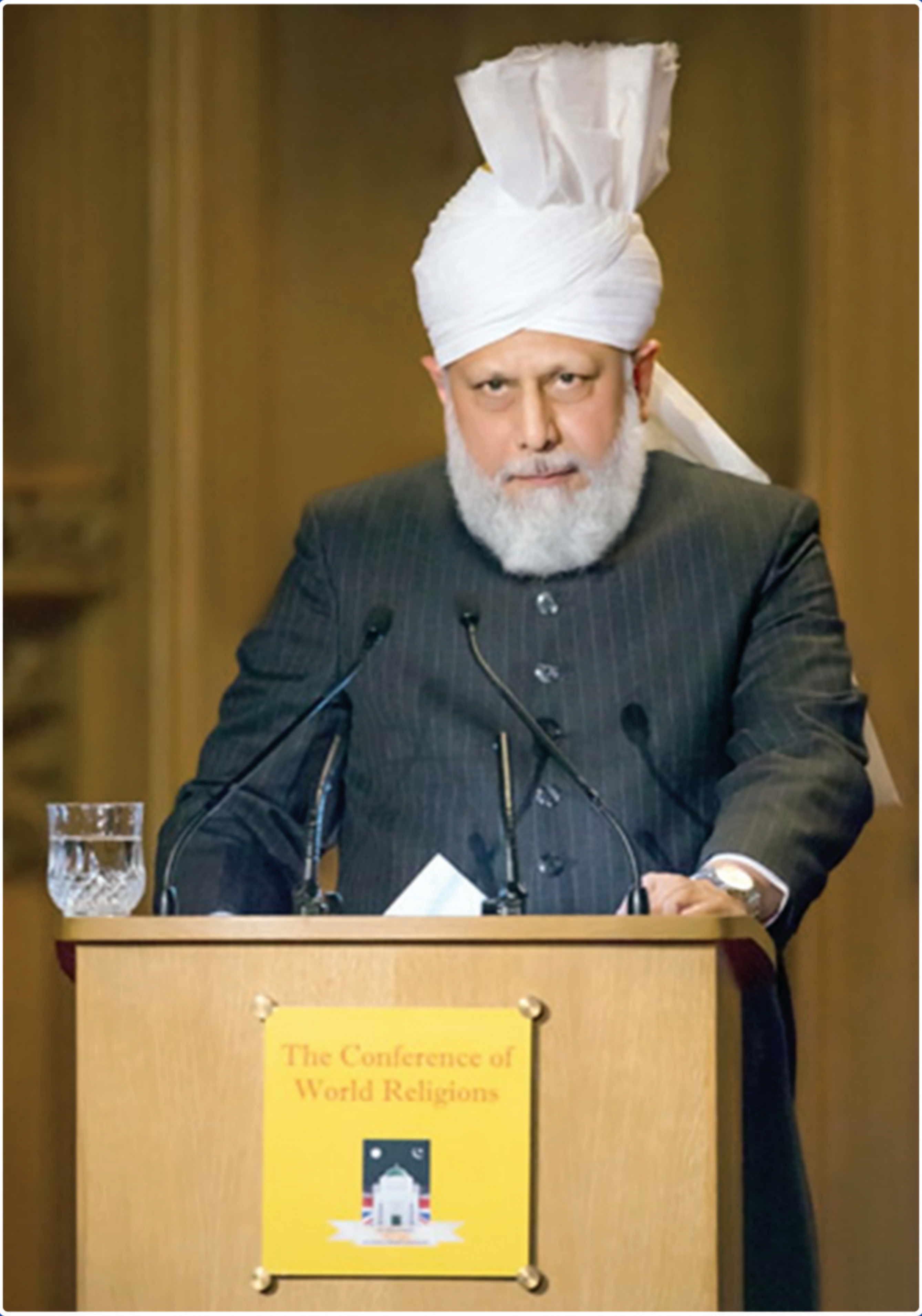

سن کر ترے خطاب جلالت مآب کو
خستہ تنوں کو ایک نئی زندگی ملی

تجھ سے ملی ہے ہم کو ابد تاب زندگی

تجھ پر ہوئی ہے ختم خلافت کی اک صدی

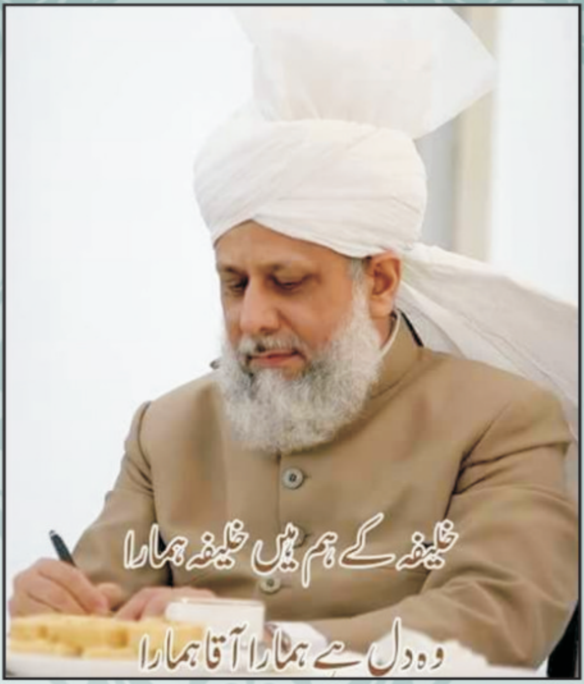

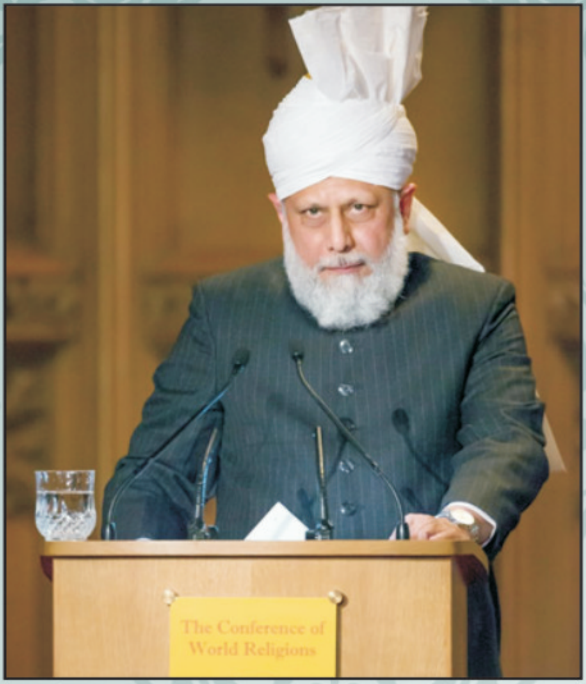

سن کر ترے خطاب جلالت مآب کو

خستہ تنوں کو ایک نئی زندگی ملی

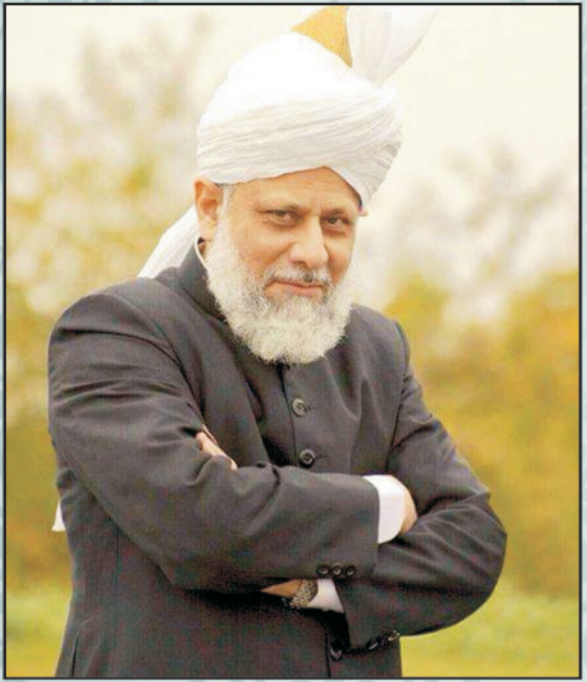

ہم اپنے مقدر پر فرحاں بھی ہیں نازاں بھی

حاصل ہیں ہمیں ہر پل اس پیار کی سوغاتیں

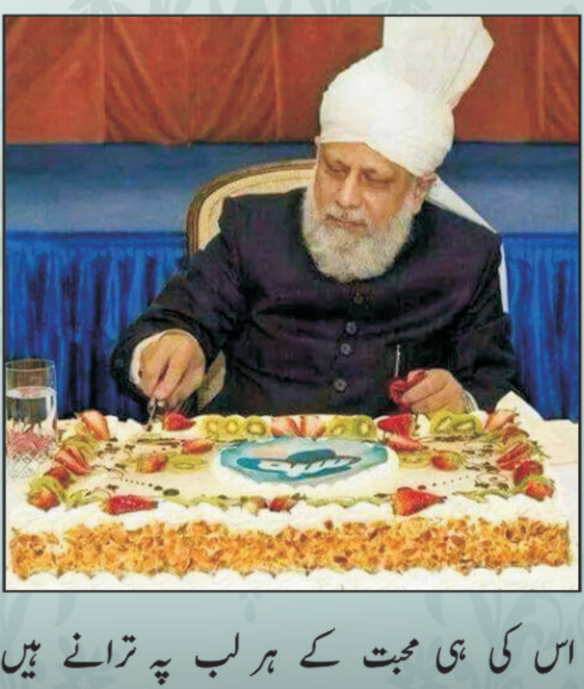

اس کی ہی محبت کے ہر لب پہ ترانے ہیں

جس حسن کی ہوتی ہیں افلاک پہ بھی باتیں

مکرم منیر الدین نصیر صاحب

سب کچھ خلیفہ وقت کی دعاؤں کا کرشمہ تھا

مئی 1979ء کی بات ہے جب خاکسار انجمن تحریک جدید ربوہ کے دفتر وکالت تبشیر میں بطور ٹائپسٹ (Typist) کام کرتا تھا کہ میرے ایک دوست شاہد احمد جو اسی انجمن کے شعبہ تصنیف میں کام کرتے تھے مجھ سے کہنے لگے کہ منیر! ایک ماہ کی چھٹی لے کر جرمنی جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ میرے پاس تو کرائے کی بھی رقم نہیں میں کیسے جاسکتا ہوں وہ کہنے لگا میرے ابو نے جرمنی سے کچھ رقم بھجوائی ہے میں تمہارے لئے بھی کچھ کردوں گا۔

شاہد کے اس طرح حوصلہ دلانے پر ہم دونوں نے ایک ایک ماہ کی چھٹی لے لی۔ مگر جب شاہد کے ابا کی بھیجی ہوئی رقم پہنچی تو وہ کل سات ہزار روپے تھے جو خود اس کے لئے بھی کافی نہ تھے۔ کیونکہ ہمارے اس وقت کے تخمینہ کے مطابق فی آدمی پندرہ ہزار روپے درکار تھے۔ تاہم ہم تیاری کر چکے تھے۔ چنانچہ خاکسار اسلام آباد جانے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ دعا کے لئے عرض کروں۔ جب قصر خلافت پہنچا اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے مدعا عرض کرکے ملاقات کے لئے وقت لینا چاہا تو مکرم سلیم صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری جو ملاقات کروانے پر مقرر ہیں۔ کہنے لگے منیر! ابھی ایک فیملی ملاقات کے لئے اندر گئی ہوئی ہے۔ اس کے باہر آجانے پر میں حضور کی خدمت میں تمہارے لئے عرض کردوں گا ہوسکتا ہے تمہیں بھی وقت مل جائے اس کے فوراً بعد حضور ایبٹ آباد کے لئے روانہ ہورہے ہیں جہاں سے ایک ماہ بعد واپسی ہوگی۔

حضور بھی اس عاجز کو پہلے سے جانتے تھے۔ چنانچہ ملاقات ہونے پر فرمانے لگے۔ جرمنی سے آئے ہو یا پہلی بار جرمنی جارہے ہو۔ خاکسار کے جواب دینے پر کہ حضور پہلی بار جارہا ہوں اور دعا کی درخواست کرنے کے لئے آیا ہوں فرمایا میں تمہارے لئے دعا کروں گا مگر یہ یاد رکھنا کہ ہمت نہیں ہارنی، منزل مقصود تک پہنچنا ہے۔ یہ نہیں کہ اٹلی سے واپس آجاؤ یا پولینڈ یا روس جاکر واپس آجاؤ۔

حضور کے یہ کلمات میرے دل میں جاگزیں ہوگئے اور میں نے اسی وقت مصمم ارادہ کرلیا کہ اب جرمنی جاکر ہی دم لوں گا۔ اس کے بعد میں اسلام آباد پہنچا اور وہاں پہلے Swiss Air Lines میں کام کرنے والے ایک احمدی دوست سے مل کر انہیں اپنا پروگرام بتایا۔ وہ کہنے لگے میں آنے جانے کا ٹکٹ اور Switzerland اور Italy کا ویزا لگوا دوں گا اس پر پندرہ ہزار روپے خرچ آئیں گے۔ ایک ہفتہ کے بعد آکر پاسپورٹ اور ٹکٹ لے جانا۔

جہاں تک جرمنی کے ویزے کا تعلق ہے تو یہ لگوانا میرے بس کی بات نہیں۔ ایک ہفتہ کے بعد جب میں نے اپنا پاسپورٹ اور ٹکٹ حاصل کرلیا تو مجھے حضور کی نصیحت یاد آئی کہ ہمت نہیں ہارنی۔ ساتھ ہی حضور کے یہ الفاظ بھی کہ میں دعا کروں گا۔ چنانچہ میرے دل میں آیا کہ کیوں نہ جرمن ایمبیسی میں جاکر خود ویزا لینے کی کوشش کروں۔ میں اسی وقت جرمن ایمبیسی میں چلا گیا۔

وہاں گیا تو مجھ سے پہلے صرف ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا میں بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور اپنی باری کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں اندر سے ایمبیسی کا کلرک آیا اور اس آدمی کے کاغذات اسے واپس دے کر کہنے لگا دو ہفتوں کے بعد آنا۔ اس سے فارغ ہوکر وہ کلرک میری طرف متوجہ ہوا۔ میرے کہنے پر کہ میں ٹورسٹ ویزے کے لئے درخواست دینا چاہتا ہوں۔ اس نے مجھے اندر سے ایک فارم لاکر دیا جو میں نے پُر کرکے دے دیا۔ کوئی ایک آدھ گھنٹے کے بعد وہی کلرک آیا اور مجھے کہنے لگا کہ آپ کو دو ہفتے انتظار کرنا پڑے گا۔ میں نے کہا دیکھیں میرے پاس Switzerland اور Italy کا ویزا ہے اور تین چار روز کے بعد میری فلائٹ ہے میں دو ہفتے کیسے انتظار کرسکتا ہوں۔ اس پر وہ میرے کاغذات دوبارہ لے کر اندر چلا گیا۔ چند منٹ بعد واپس آیا اور کہنے لگا اچھا 150 روپے فیس جمع کراؤ۔ تمہارا ویزا ابھی لگ جائے گا۔

یہ سن کر میری تو باچھیں کھل گئیں اور میں خوشی سے اچھلنے لگا میں سمجھ گیا کہ خلیفہ وقت کی دعا اپنا کام کرچکی ہے ورنہ اتنی آسانی سے جرمن ویز املنا ناممکنات میں سے تھا۔

(بحوالہ درویشان احمدیت جلد 4 ص 274)

خان سینٹری ورکس
سامان سینٹری
● ڈیورا واٹر ٹینک ● جی آئی پائپ ● چائنہ فٹنگ
● سماوار گیزر ڈیلر ● پی وی سی پائپ
ہماری خدمات حاصل کریں
بہترین سماوار گیزر دستیاب ہیں
لال پمپ کے بااعتماد ڈیلر
P.P.R پائپ اینڈ فٹنگ
0302-7683580
دارالرحمت شرقی ربوہ
پروپرائٹر: فیاض احمد خان
047-6212831

مکرم فہیم احمد ملک صاحب

خلیفہ وقت کے الفاظ کی برکت

خاکسار کے بیٹے ڈاکٹر احمد کلیم جس نے فنانس اور اسلامک بینکنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت، مشورہ اور امداد سے ملائشیا سے پی ایچ ڈی کی اس کو 3,2 سال قبل جب انگلستان کی ایک مشہور یونیورسٹی نے اسلامک بینکنگ کے بارے میں لیکچر دینے کے لئے ایک ہفتہ کے لئے انگلستان بلایا تو جب وہ مجھے جاتے ہوئے ملنے لگا تو میں نے اس سے اس کے پروگرام کے بارے میں پوچھا۔ کہنے لگا شیڈیول بہت تنگ ہے بس آنا جانا کرنا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ کچھ بھی ہو اسے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ضرور ملاقات کرنی ہے اور آپ کو سب کے لئے دعا کے لئے درخواست کرنی ہے۔

جب ڈاکٹر احمد کلیم واپس آیا تو میں نے سب سے پہلے اس سے حضور انور سے ملاقات کے بارے میں پوچھا۔ کہنے لگا کہ میں حضور انور سے ملا تھا۔ جب میں ان کے سامنے آیا تو السلام علیکم کے بعد حضور فرمانے لگے کہ آپ آسٹریلیا چلے جائیں جبکہ میں نے ابھی کچھ عرض نہ کی تھی۔ مجھے بڑی حیرانی ہوئی اس کے بعد اپنی انگلستان آمد کا بتلایا اور دعا کے لئے درخواست کی۔

خاکسار کا بیٹا دنیا کے مختلف ممالک میں جاچکا تھا اور اس نے کبھی پاکستان سے باہر رہنے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا تھا۔ میرے دو بیٹے احمد شہریار (فارماسسٹ) اور احمد ابراہیم (آرکیٹیکٹ) تو پہلے ہی کینیڈا اور آسٹریلیا میں رہتے ہیں۔ مجھے فوراً خیال آیا کہ اب اس کے بھی باہر جانے کا وقت آگیا ہے۔ ڈاکٹر احمد کلیم مجھے کہنے لگا کہ یہاں پاکستان میں نوکری اچھی ہے۔ بیٹیاں سکول میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ بیوی پی ایچ ڈی کر رہی ہے ان حالات میں پاکستان چھوڑنا آسان نہیں اور آپ بھی اکیلے رہ جائیں گے۔ مگر حالات نے جلد کچھ اس طرح پلٹا کھایا کہ اس کی بیوی صائمہ احمد جو یہاں پی ایچ ڈی کر رہی تھی اور ایم فل میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا اسے آسٹریلیا کی یونیورسٹی نے جو میلبورن میں ہے ایک نہایت اچھا وہاں پی ایچ ڈی کرنے کا Package دیا۔ جب دونوں میاں بیوی نے مجھ سے بات کی تو مجھے تو یقین تھا کہ انہوں نے ضرور آسٹریلیا جانا ہے کیونکہ خلیفہ وقت نے جن کی آواز خدا کی آواز ہے نے کہہ دیا ہے مختصراً ڈاکٹر احمد کلیم مع بیوی بچگان کے 2 سال سے آسٹریلیا میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور باقی سب اولاد کو بھی اور آئندہ نسلوں کو خلافت اور احمدیت کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ یہ واقعہ احباب تک پہنچانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم سب کی بھلائی اور دینی اور دنیاوی ترقیات کا موجب ہمارا اپنے آپ کو احمدیت اور خلافت کے ساتھ جوڑنے میں ہے۔ امام وقت جو فرماتے ہیں وہ ہماری انفرادی اور جماعتی ترقی کے لئے ہوتا ہے۔ خدا کی آواز ہوتی ہے۔

☆..................☆..................☆

مکرم نوید الاسلام صاحب

ہم ایک سے تین ہوگئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قبولیت دعا

یہ 1976ء کی بات ہے کہ میرے والد محترم چوہدری محمد اعظم صاحب آف باب الابواب ربوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کے لئے گئے۔ دوران ملاقات میرے والد محترم نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور خاکسار کے ننھیال کی طرف سے گزشتہ پانچ چھ پشتوں سے نرینہ اولاد میں ایک ہی فرد آرہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کب سے اور آپ کو کہاں تک معلوم ہے۔ میرے والد محترم نے بتایا کہ حضور میرے پڑنانا کے والد صاحب ایک ہی بھائی تھے پڑنانا بھی ایک ہی بھائی نانا بھی ایک ہی بھائی اور میرے ماموں بھی ایک ہی ہیں اور میں بھی ایک ہی ہوں جبکہ میرا بیٹا بھی ایک ہی ہے اور اس کی عمر 5 سال ہے۔ حضور انور نے ایک لمحہ کے لئے میرے والد صاحب کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا ساتھ ہی حضور انور نے تین انگلیاں کھڑی کر دیں اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا اور یہ سلسلہ آگے بڑھتا جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے 1982ء میں خاکسار اور 1984 میں تیسرا بھائی عطا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہماری نسلوں کو جو بڑھایا ہے خدا کرے کہ ہم ہمیشہ خلافت کے در کے ادنیٰ غلام اور چاکر بنتے رہیں اور قیامت تک ہماری نسلیں خلافت احمدیہ کے حصار کے اندر اپنی زندگی گزارنے والی ہوں۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

خلافت کے ساتھ وابستگی سے خدا ہمارے ساتھ ہے

جلسہ سالانہ قادیان 2013ء کے موقع پر مکرم محمد شریف عودہ صاحب کی تقریر

تمام حمد کرنے والوں کی تمام حمدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اور درود وسلام حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیّین اور اشرف المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

صاحب صدر اور حاضرین کرام!

میرے بہن بھائیو! حضرت مسیح موعود کو عربوں سے بہت محبت تھی، عربوں کی زمین سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہام کیا ہے کہ مَیں ان کی مدد کروں اور انہیں راہ راست کی طرف ہدایت کروں اور ان کے حالات کی اصلاح کروں اور مجھے آپ اس بارہ میں انشاء اللہ کامیاب پائیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے دلی سوز اور جوش سے عربوں کا خیال رکھا اور اس بات کا اہتمام کیا کہ آپ کی دعوت اور کتب آپ کے حبیب کے دیار یعنی دیار عرب میں پہنچائیں لیکن چونکہ سلاطین عرب کے کارندے ان کتب کو جلا دیتے تھے۔ حضور اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں فرماتے ہیں کہ مَیں آپ کو یہ کتب بھجوانا چاہتا ہوں لیکن میں نے سنا ہے کہ سلطان کے بعض کارندے بدظنی کی راہ سے کتابوں کو پڑھ کر پھاڑ دیتے ہیں۔ پس اے عزیزو! مجھے بتاؤ کہ میں یہ کتب کیسے بھیجوں اور کون سی تدبیر اختیار کروں کہ یہ کتب آپ تک پہنچ سکیں۔ مَیں اس بارہ میں اپنے طور پر کوشش کر رہا ہوں اور تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کرتا ہوں۔

آج ہم عرض کرتے ہیں کہ ہاں یا سیدی آپ کی (دعوت) عرب ملکوں اور عربوں کے گھروں اور کانوں تک ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ پہنچ گئی ہے۔ ایم ٹی اے العربیہ جس کی ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف خواہش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش غیر معمولی رنگ میں پوری کردی۔

ایک بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ آپ لوگ کوئی عرب سیٹلائٹ ڈھونڈ کر اس پر MTA کی نشریات کیوں نہیں دیتے۔ میں نے اپنی ناقص سوچ اور خیال میں سمجھا کہ شاید حضور کو حالات کا علم نہیں کیونکہ یہ بالکل ممکن نہیں کہ عرب لوگ ہمیں کسی عربی سیٹلائیٹ پر MTA نشر کرنے کی اجازت دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو الہاماً بتایا تھا ''إني معك يا مسرور'' چنانچہ حضور انور کے صرف کہنے سے تمام رکاوٹیں دور ہوگئیں۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہم نے نور سات نامی ایک کمپنی کے ساتھ معاہدہ کرلیا جو اپنے چینلز کو مصر کے سیٹلائیٹ نائل سات کے ذریعہ چلاتی تھی اور اللہ کے فضل سے اس پر MTA العربیہ کی نشریات شروع ہوگئیں۔ حضور انور چاہتے تھے کہ ہم (دین حق) پر حملے کرنے والے عیسائی عرب چینلز کا جواب دیں جنہوں نے عرب دنیا میں عیسائیت پھیلانے کی مہم شروع کر رکھی تھی۔ چنانچہ ہم نے (دین حق) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پروپیگنڈے کا جواب دینا شروع کیا۔ یہ درست ہے کہ عربوں کو عیسائی بنانے کی مہم شروع تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو سنا اور آپ آج تک دعائیں کر رہے ہیں کہ ''اللہ مدد فرمائے۔ اللہ نصرت فرمائے''۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں ساحر کا سحر اس پر الٹ پڑا اور مصر کے سب سے بڑے قبطی پادری نے MTA پر یہ اعتراف کیا کہ تم نے عیسائی چرچ کو اس حد تک تنگ کیا ہے کہ مَیں آپ کے اعتراضات کے ردّ کے سوا اَور کوئی کام ہی نہیں کر پا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے منہ سے یہ حقیقت نکلوائی۔ چنانچہ کئی لوگ جو عیسائی بن گئے تھے اللہ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے واپس (دین حق) کی گود میں آ گئے۔ یہ بات عیسائیوں کو ایک آنکھ نہ بھائی چنانچہ قبطی چرچ نے MTA بند کرنے کے لئے عدالت میں دعویٰ کر دیا لیکن ناکام رہے اور پھر مصری صدر سے مدد چاہی۔ ان کے ساتھ وہابی بھی شامل تھے چنانچہ 28 جنوری 2008ء کو صدارتی حکم کے تحت MTA العربیہ بند کر دیا گیا۔ عین اس وقت جب کہ اس پر درود شریف اللّٰهم صلّ علىٰ محمدٍ ...... پڑھا جا رہا تھا۔ دشمن اس کارنامے پر بہت خوش ہوا۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ انہوں نے مسیح موعود کی آواز بند کر دی ہے لیکن ان کی یہ خوشی بالکل عارضی ثابت ہوئی۔ آسمان ان کی اس حرکت پر غضب ناک ہوگیا۔ حضور انور نے اس پر فرمایا: فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ ...... چنانچہ MTA بند کرنے کے چند روز بعد مصر کو انٹرنیٹ کی سپلائی دینے والی تین لائنیں از خود منقطع ہوگئیں۔ دو بحیرہ روم میں اور ایک بحیرہ احمر میں۔ اور مصر کو انٹرنیٹ بند ہونے کے باعث بڑے خسارے کا سامنا کرنا پڑا۔ اور آج تک کوئی نہیں جانتا کہ یہ کیسے منقطع ہوئیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ جس دن انہوں نے MTA کی نشریات بند کی تھیں اس کے ٹھیک تین سال بعد جب آسمان پر خدا غضبناک ہوا تو اہل زمین بھی غضبناک ہو کر نکل کھڑے ہوئے اور اسی صدر کے خلاف اسی دن اسی مہینے اور عین اُسی وقت ہنگامے شروع کر دیئے۔ چنانچہ دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ ...... کا وعدہ بڑی شان سے پورا کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی بات کس شان سے پوری ہوئی۔

یہی ہمارا زندہ خدا ہے جس نے حضرت مسیح موعود کو بتایا تھا: ''انی معك يا مسرور'' پس جب تک ہم خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے اور اللہ ہمارے ساتھ ہے کوئی دنیا کی طاقت ہماری راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ خلافت کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہم اس الہام ''انی معك يا مسرور'' کی برکت سے ان بے شمار افضال کے وارث بن رہے ہیں۔ MTA العربیہ کے بند کرنے کے چند ماہ کے بعد مصری نائل سات تباہ ہوگیا، مصر اور کئی عرب ملک ایک دوسرے سیٹلائٹ پر اپنی نشریات لے جانے کے لئے مجبور ہوگئے۔ اس پر ایک ایسی سلاٹ تھی جو ایک یورپین کمپنی نے خریدی ہوئی تھی جو ہمیں مل گئی اور اس وقت سے اب تک ہم اپنی نشریات اسی سیٹلائٹ پر نشر کر رہے ہیں الحمد للہ۔ تمام عرب کے مختلف ممالک: مراکش، الجزائر، تیونس، مصر، جزیرہ عربیہ، امارات، عراق، شام، اردن اور فلسطین سے بکثرت عرب احباب اس جماعت یعنی امام مہدی و مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کا الہام کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور مجھے الہاماً کہا ہے کہ مَیں ان کی مدد کروں اور انہیں راہ راست کی طرف ہدایت کروں اور ان کے حالات کی اصلاح کروں، اور مجھے آپ اس بارہ میں کامیاب پائیں گے، پوری شان سے پورا ہو رہا ہے۔ بہت سے واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نیک طبعوں پر فرشتے نازل کر رہا ہے۔ ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ ایک روز ایک شیعہ دوست نے عراق سے فون کر کے کہا کہ مجھے نہ حضرت مرزا غلام احمد کے بارہ میں کچھ معلوم تھا، نہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں۔ یہ رمضان کے ایام تھے اور ان دنوں عراق میں کشت وخون اور دھماکوں کا بازار گرم تھا۔ ایک رات عراق میں خون خرابے کے حالات سے پریشان ہو کر سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص ایک بڑے مجمع میں فی البدیہہ فصیح و بلیغ تقریر کر رہا ہے۔ مَیں نے سمجھا کہ یہ...... ہیں۔ میں اُن کے قریب ہونے لگا تا کہ اُن کو اپنی بپتا سناؤں۔ اس پر خواب ختم ہوگئی اور ان کے خطاب میں سے صرف ایک شعر یاد رہ گیا جو یہ تھا:

تَرَكْنَا هَذِهِ الدّنيا بِوَجْهٍ
وَآثَرْنَا الْجَمَالَ عَلَى الجَمَالِ

یعنی ہم نے اس دنیا کو خیر باد کہہ دیا اور اس یار کے جمال کی خاطر دنیا کی زیب وزینت کو تج کر دیا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے اس شعر کی تلاش شروع کر دی۔ شیعہ علماء سے پوچھا سب جگہ تلاش کیا لیکن کہیں نہ ملا۔ ایک روز ٹی وی چینلز بدل رہے تھے کہ اچانک MTA العربیہ لگ گیا جس پر یہی شعر چل رہا تھا۔ اس دوران حضرت مسیح موعود کی تصویر سکرین پر نظر آئی جس کے نیچے لکھا تھا: الامام المهدی والمسیح الموعود۔ کہتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میرا جسم کانپنے لگا اور بے ساختہ زبان سے باآواز بلند نکلا: اللّٰه اکبر! اللّٰه اکبر! مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 مئی 2014ء)

☆☆☆☆☆☆☆

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

خوشخبری
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 - 047-6214510

CASA BELLA
Home Furnishers
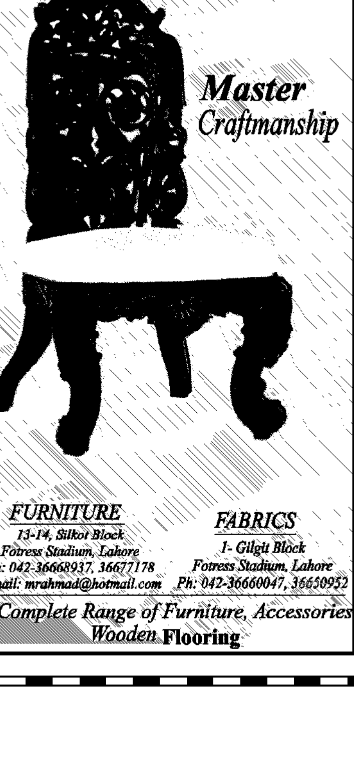
Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
J- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

مکرم محمد امین خالد صاحب جرمنی

کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا

میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قبولیت دعا کا زندہ نمونہ ہوں

آج سے قریباً اڑتالیس سال قبل جب خاکسار نے ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ اچانک میرے سینے کی ہڈی میں ایسا درد اُٹھا جس نے وقفہ وقفہ کے بعد مستقل اور دائمی شکل اختیار کرلی۔ جب دورے کی صورت میں یہ درد زور پکڑتا تو اس کی تکلیف اور شدت اس قدر ہوتی جیسے تیروں کی بوچھاڑ میرے سینے سے آر پار ہو رہی ہو۔ جس سے میں بے بس، لاچار اور نڈھال ہو جاتا۔ آج بھی اُس کیفیت کو بیان کرنے کا مجھ میں یارا نہیں۔ اور میری توفیق وطاقت سے باہر ہے کہ میں اُس کو لفظوں میں بیان کرسکوں۔ اور پڑھنے والے بھی یقیناً اس کی گہرائی میں اتر کر اس کی شدت کو محسوس نہ کرسکیں کیونکہ ع

وہی محسوس کرتا ہے جو خود بیمار ہوتا ہے

میں نے اس درد کے درماں کے لئے در در کی خاک چھانی۔ کوئی ڈاکٹر کوئی حکیم اور کوئی طبیب ایسا نہ رہا جس کے پاس مَیں نہ گیا۔ لیکن ہر کسی کی قابلیتیں تجربے اور استعدادیں اس کے آگے دم توڑ دیتیں اور وہ یہی کہتے کہ یہ انوکھی سی نئی بیماری ہے جو ہمارے علم کی حدود سے بلند و بالا ہے۔ ہم اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس درد کو سینے میں اٹھائے ہوئے خاکسار نومبر 1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دعا کی عاجزانہ التجا کی۔ حضور نے مزید تشخیص اور علاج کیلئے بہت ہی ماہر پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے پاس لاہور بھجوایا۔ اُن کی وساطت سے متعدد ڈاکٹروں نے میرا معائنہ کیا۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے تفصیلی جائزے کے بعد میرا آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا۔ 17/جنوری 1970ء کو خاکسار کا آپریشن ہوا۔ آپریشن کے دوسرے دن میرے استفسار پر ایک ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ تمہارے سینہ کی ایک ہڈی خراب تھی۔ وہ نکال دی گئی ہے۔ اب ٹھیک ہو جاؤ گے۔ ہسپتال سے فراغت کے بعد پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپریشن کی روئیداد بیان کی۔ حضور نے کمال محبت و شفقت سے فرمایا کہ مجھے ڈاکٹروں کی رپورٹ کی کاپی لاکر دکھاؤ تاکہ درد کا سبب معلوم ہوسکے۔ میں واپس جاکر متعلقہ ڈاکٹر سے ملا اور رپورٹ کی کاپی کے حصول کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تجرباتی آپریشن تھا اس کی وجہ معلوم کرنے سے ہم بھی قاصر رہے ہیں۔ ابھی کچھ دن نہ گزرے کہ درد نے پھر شدت اختیار کرلی۔ میں نے خود بھی گورنمنٹ طبیہ کالج لاہور سے طب کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ میں نے اپنی اور دیگر معالجین کی تجویز کردہ بہت دوائیں آزمائیں لیکن یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان دواؤں کا اصل مرض سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

1978ء میں خاکسار جرمنی آکر ہیمبرگ میں مقیم ہوا۔ اس ترقی یافتہ ملک میں ڈاکٹروں نے علاج معالجہ کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن ان کی بھی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ مجبور ہو کر جرمنی میں مقیم ایک پاکستانی ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا۔ جب ان کی کوششیں بھی دم توڑ گئیں۔ تو میں نے کسی اور ڈاکٹر کے پاس جانے کی غرض سے ان سے بیماری اور علاج کا ریکارڈ طلب کیا۔ ریکارڈ دیتے ہوئے انہوں نے کہا جس سے چاہو علاج کرالو تمہارا مرض لاعلاج ہے۔ اس کا زہر تیزی سے دل کی طرف سرایت کر رہا ہے۔ زندگی کے جو دن باقی ہیں اسی طرح گزار لو۔ علاج کے تمام در بند پا کر میری اب یہ کیفیت تھی کہ ؎

عصرِ بیمار کا ہے مرض لادوا کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلامِ مسیح الزماں ہاتھ اٹھا موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائیگی

1980ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جرمنی کا دورہ کرتے ہوئے ہیمبرگ تشریف لائے۔ میرے دل میں بار بار تحریک ہوئی کہ اگر حضور انور ازراہ شفقت میرے درد کی جگہ پر دم کردیں یا ہاتھ پھیر دیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے شفا عطا فرما دے گا۔ دم کرنے یا ہاتھ پھیرنے کی درخواست کرنا ہم احمدیوں کے معمول کے خلاف تھا۔ اس لئے ایسی درخواست پیش کرنے کی ہمت نہ ہوسکی۔ حضور کا استقبال کرنے والے احباب کی ایک قطار میں مَیں بھی کھڑا تھا میں نے قطار میں کھڑے کھڑے اپنی قمیص کے دو بٹن کھول لئے تھے۔ جب خاکسار نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور ساتھ ہی اپنی بیماری اور علاج کی روئیداد عرض کرتے ہوئے بتایا کہ حضور ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ تمہیں آرام نہیں آسکتا۔ جونہی یہ الفاظ میرے منہ سے نکلے حضور اقدس نے بڑے پُر جلال انداز میں بآوازِ بلند فرمایا کون کہتا ہے آرام نہیں آسکتا؟ پھر حضور نے میری قمیص کا ایک بٹن اپنے دستِ مبارک سے کھولا اور میرے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اپنی انگشتِ مبارک سے میرے پُر درد سینے پر ایک دائرہ سا بنایا اور فرمایا کہ کیا یہاں درد ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی حضور اسی جگہ درد ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا دعا کریں گے انشاء اللہ آرام آجائے گا گھبرائیں مت۔!

میں خدائے قادر وقدوس کو حاضر و ناظر جان کر عرض کرتا ہوں کہ 1980ء کی وہ مبارک گھڑی جب حضور اقدس نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا اُس وقت سے آج تا دمِ تحریر 34 سال ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے میری یہ حالت ہے کہ جیسے یہ تکلیف مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔

مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب

خلافت احمدیہ کی دعائیں

جولائی 1990ء میں لائبیریا میں خانہ جنگی نے پورے ملک میں فساد برپا کردیا جس کی وجہ سے مشن بند کرنا پڑا اور ہم سب واقفین زندگی کو لائبیریا چھوڑنا پڑا اور سیرالیون پناہ لی۔ سیرالیون قیام کے دوران عارضی طور پر بطور مربی خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔

1994ء کی بات ہے منروویا لائبیریا کے ایک اچھے علاقہ میں مشن کے لئے چار کنال رقبہ خریدا چار ہزار ڈالرز کی رقم ایڈوانس بھی دے دی۔ کاغذات کی تکمیل کے دوران معلوم ہوا ملکیت میں نقص ہے جو باعث پریشانی ہوا۔ مزید برآں مالکان نے جعلی کاغذات مکمل کر کے بقیہ 10 ہزار ڈالرز کی رقم کا مطالبہ کردیا۔ بے حد پریشانی ہوگئی دعا کی طرف توجہ ہوئی اور متعلقہ آفس سے تحقیقات کروائیں تو انہوں نے تحریراً بتایا کہ غلطی سے کاغذات تیار ہوگئے ہیں ان سے لین دین نہ کریں۔ اصل مالک نہیں اس تحریر کے ملنے سے مالکان کا بقیہ رقم کا مطالبہ رک گیا اور اب ایڈوانس رقم کی واپسی کا مسئلہ تھا مطالبہ کرنے پر لیت ولعل کرنے لگے۔ خانہ جنگی کی وجہ سے لوگ دھوکہ دہی کی عادت میں مبتلا تھے اور ہمارے ساتھ بھی دھوکہ ہوا۔ مجبوراً ہمیں کورٹ میں جانا پڑا کیس 10 سال سے زائد عرصہ کورٹ میں رہا۔ حضور انور کی دعا کی برکت سے 2006ء میں اس کیس کا ہمارے حق میں فیصلہ ہوا اور ایڈوانس رقم چار ہزار واپس لینے میں کامیاب ہوئے جو ایک معجزہ سے کم نہ تھا۔

2006ء کی بات ہے کہ احمدیہ ہائی سکول منروویا کے لئے ایک قطعہ زمین تقریباً ایک ایکڑ خریدنے کی توفیق ملی۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد مالک زمین نے زمین واپس لینے کے لئے اپنے بھائیوں کی طرف سے کورٹ میں کیس کروادیا جس کی وجہ سے ہمیں بہت پریشانی ہوئی۔ ہماری خوشیوں کا گلا دبا دیا۔ ہم سب بے چین ہوگئے کہ یہ کیا ہوا۔ یاد رہے منروویا میں زمین کی خرید کا کام بہت مشکل ہے۔ دھوکہ دہی بہت زیادہ ہے۔ زمین کی خرید کا کام بہت بڑا کام شمار ہوتا ہے اس صورتحال کو دیکھ کر حضور انور کی خدمت میں سارے حالات لکھ دیئے۔ حضور انور کی طرف سے خط ملا اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور کامیابی عطا فرمائے۔ اس دعائیہ خط کے ملنے کے بعد حالات نے عجیب پلٹا کھایا۔ حالات کا نقشہ بدل گیا۔ مالک زمین کے بھائی پس ہمارے پاس آئے اور سب نے متفقہ طور پر کہا کہ ہمارا ارادہ مشن کے خلاف کیس کرنا نہیں ہم سب آپ کے حق میں بیان دیتے ہیں اور انہوں نے کورٹ میں ہمارے حق میں بیان دے دیا۔ ہم سب حیران رہ گئے کہ یہ کیسے ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نشان دکھایا۔ اپنے پیارے بندے کی دعا کو معجزانہ رنگ میں قبول فرمایا اور اب سب کچھ ٹھیک ہوگیا اور ہمیں بے حد خوشی دے گیا۔ حضور انور کو اس کامیابی اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل پانے کی اطلاع دی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لائبیریا کو منروویا شہر کے وسط میں ایک بہت ہی خوبصورت برلب سڑک قطعہ زمین میسر ہوا۔ نہ صرف یہ قطعہ زمین شاید یہ سکول کی عمارت کے لئے ناکافی تھا اور بلکہ دو سال کے عرصہ کے دوران ملحقہ 1/2 ایکڑ رقبہ جو تعمیر شدہ تھا بھی مشن کے لئے خریدنے کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ لائبیریا کرایہ کی عمارت میں سکول چلا رہی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرماتے ہوئے سکول کے لئے اپنی جگہ دے دی اس کامیابی پر سب احباب جماعت لائبیریا بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے لگے۔

تو جانشینِ مسیحِ دوراں

وجود تعویذ جان تیرا
ہے قرب جائے امان تیرا
تو جانشینِ مسیحِ دوراں
ہے وقت تیرا زمان تیرا
دلوں پہ ہے سلطنت تمہاری
ہے معتقد اک جہان تیرا
ترے اشارے پہ سوئے جاگے
ہر ایک پیر و جوان تیرا
کڑی ہو جو دھوپ سایا بخشے
وہ سر پہ ہے سائبان تیرا
جو بخت سوئے ہوئے جگا دے
نظر وہ تیری دھیان تیرا
جو مجھ میں خوشبو رچی بسی ہے
دیا ہے تیری، ہے دان تیرا
ہے امن دنیا کی اک ضمانت
محبتوں کا بیان تیرا
دعا ظفؔر کی ہے رب اعلیٰ
رہے محافظ ہر آن تیرا

مبارک احمد ظفر

بکنگ جاری ہے

ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو

اب ایک نئے انداز میں

اب نئے انداز VIP کراکری، مکمل کارپٹ کے ساتھ

کوپا۔ ڈیرہ۔ کارپٹ۔ صوفہ کی ورائٹی کے ساتھ

الرفیع بینکوئیٹ ہال

فل ایئر کنڈیشنڈ ● فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ ● تمام سہولیات کے ساتھ

ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

رشید برادرز گولبازار ربوہ

Shop: 047-6211584
Hall: 047-6216041

Rasheed uddin
0300-4966814

Aleem uddin
0300-7713128

Hoovers World Wide Express

کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز

72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے

بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو ☆ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

آصف 0321-9502175
حسن 0345-5887638

MY

محمد یعقوب محمد یوسف

ویجیٹیبل کمیشن ایجنٹس

آصف مسعود، حسن نوید
051-4446849

دکان نمبر 142، سبزی منڈی سیکٹر I-11/4 اسلام آباد

گوندل کے ساتھ پچاس سال

★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

SEA SERVICES INTERNATIONAL
INTERNATIONAL FREIGHT FARWARDERS

We Are Providing Best Possible Services To Our Customers

FCL/LCL OCEAN FREIGHT HANDLING
AIR FEIGHT IMPORT & EXPORT
ROAD TRANSPORTATION
CUSTOM CLEARANCE

CTC Person: Rafi Ahmad Basharat
&
Farrukh Rizwan Ahmad
Cell No:03008664795 03008655325

P-34,Chenab Market Susan Road
Madina Town, Faisalabad. Pakistan
T.0092-41-8556070-80-90
D. 0092-41-85034440 F.0092-41-8503430
C. 0300-8664795
Email:ahmad@ssipk.com& rizwan@ssipk.com
web: www.ssipk.com

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ

نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ

پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ

37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

MFC ایم ایف سی

فاسٹ فوڈ، برگرز، پیزا، BBQ پاکستانی اور چائینیز کھانے

Master Fried Chicken

MASTER
FRIED CHICKEN
A Nice Place to Meet and Eat in
RABWAH

047-6005115
047-6213223

طالب دعا: بشارت احمد خان اقصیٰ روڈ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے
دورۂ امریکہ میں عظیم الشان ایمان افروز نظارے دیکھ کر

چلی ہے خاص پُروا فضل کا ہے مینہ برستا بھی
وہ آیا بادشاہ کہ اک جہاں ہے دست بستہ بھی
سپاہِ عزت و تکریم کا خدمت میں دستہ بھی
دلوں کو جانے والا ایک اک ہے صاف رستہ بھی

کلیدِ شہرِ دل اعزاز سے پھر سونپی جاتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جہانِ غمزدہ کے واسطے پھر جوشِ رحمت ہے
زمیں والوں کی ڈھارس، کیا بجز سچی قیادت ہے؟
وہ جس کے ساتھ اب تو خاص ہی تائید و نصرت ہے
بظاہر ہاتھ ہے اُس کا مگر یہ دستِ قدرت ہے

کہو کیا سب کا سب یہ اتفاقی، حادثاتی ہے؟
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

وہ اپنے پیاروں کے ہمرہ دعائیں کرتا جائے گا
سکوتِ شب میں حالِ دل وہ دلبر کو سنائے گا
کسی بھی شہر جائے گا، کسی بھی ملک جائے گا
خدا رُسوا کرے گا تم کو وہ اعزاز پائے گا

عدو! قسمت میں تیری نامرادی، بے ثباتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

یہ ممکن ہی نہیں دستِ بشر میں ایسی طاقت ہو
کہ دنیا کے بھی ایوانوں پہ طاری رعبِ عظمت ہو
بدل ڈالے جو دل یکسر کسی میں وہ صداقت ہو
طلوع سورج ہے مغرب سے، اگر چشمِ بصیرت ہو!

جو حق کی روشنی آئے، تو ظلمت بھاگ جاتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

دلوں کی سلطنت پر کر رہا ہے حکمرانی بھی
وہ جس سے منسلک ہے بادشاہت آسمانی بھی
جمالِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے جہاں میں وہ نشانی بھی
عیاں جس کی فصاحت سے ہوا یارِ نہانی بھی

صدائے 'اِنّی مَعَکَ' شش جہت میں پھیل جاتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

قرآن و سنتِ نبویؐ سے دل تسخیر کرتا ہے
جو ہر تدبیر پر بھاری ہو وہ تدبیر کرتا ہے
جہانِ نو دلوں کو جوڑ کر تعمیر کرتا ہے
وہ سورہ فاتحہ کی اس طرح تفسیر کرتا ہے

سمندر ٹھاٹھیں مارے ہے، زمیں یہ کہتی جاتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

فاروق محمود (لندن)

بقیہ از صفحہ 15: دانشوروں کی پکار

ہمارا کام نہ ہوگا۔ ہم کسی پر گولی نہیں چلائیں گے بلکہ اپنے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کرانے کے لئے کھول دیں گے۔ کہ یا ہم نہیں یا کافر کا یہ نظام نہیں۔ لیکن یہ مرحلہ اس وقت آئے گا جب ہمارے پاس طاقت ہوگی۔''

(پاکستان میں نظام خلافت۔ کیا، کیوں اور کیسے ۔مجموعہ تقاریر ڈاکٹر اسرار احمد شائع کردہ تحریک خلافت پاکستان ص85)

محمد زاہد اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

''دین اسلام کے شیدائیو! ہمیں اب بیدار ہونا ہوگا، اپنے اور لوگوں کے اندر اقامت خلافت کی فرضیت اور اس کے لیے عملی جدوجہد کا شعور پیدا کرنا ہوگا، ہمیں نظام خلافت کے احیاء و نفوذ اور باطل نظاموں کے خلاف قیام کرنا ہوگا، اگر آج ہم نے اس کے لیے اقدام نہ کیا تو نہ صرف اقامت خلافت کے فریضے کو ترک کرنے والے قرار پائیں گے بلکہ اس کے نتیجے میں امت مسلمہ پر جو مزید تباہی و بربادی اور دینی و دنیاوی خسارہ آئے گا، اس کے ذمہ دار بھی ہم ہوں گے چنانچہ آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں اچھے الفاظ میں یاد کریں گی نہ مؤرخ ہمیں معاف کرے گا۔ لہٰذا آج ہمیں اس فریضے کی انجام دہی اور نظام خلافت کے احیاء کے لیے نہ صرف خود قیام کرنا ہوگا بلکہ دوسروں کو بھی اس کے لیے تیار کرنا ہوگا تاکہ ایک منظّم جماعت جامع منصوبہ بندی اور ٹھوس لائحہ عمل کے ساتھ اس جدوجہد کو پایہ تکمیل تک پہنچائے''۔

(اسلامی نظام خلافت اور ہماری ذمہ داری ص451، تاریخ اشاعت 2008ء)

پس آج جماعت احمدیہ کا ہر ایک، کیا بچہ اور کیا بڑا، کیا عورت اور کیا مرد، اِس ترقی کا گواہ ہے کہ جو برکات، خلافت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو نصیب ہوئیں اور جس سے دوسرے یکسر محروم ہیں:

مبارک وہ حقیقت جان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ جو پیوستہ خلافت کے شجر سے ہے
کہ وہ محفوظ ہر خوف و خطر، ہر فتنہ گر سے ہے

اتفاق، وحدت اور یگانگت کی جو فضا ہمیں خلافت کے زیرِ سایہ ملی دنیا اُس سے ناواقف اور بے خبر ہے اور آج جاں نثاروں کی یہ جماعت صرف اور صرف خلافت کی برکت کی وجہ سے ہی قائم و دائم ہے جو اپنے امام اور آقا کی ہر آواز پر سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کے سوا کچھ بھی کہنا نہیں جانتی۔

لان 2015 کے تمام نئے پرنٹ
خصوصی ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کرینکل شفون بازو، دوپٹہ 4P -/1300 والا -/1000 روپے میں
کرسٹل اتحاد، فردوس کلاسک لان -/1700 والا -/1400 روپے میں
پرنٹ کلاسک لان -/1000 والا -/800 روپے میں
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور
ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

برین ٹانک
سالہا سال سے آزمودہ
(گھر کے ہر فرد کیلئے)
قیمت فی ڈبی -/250 روپے (مکمل کورس 6 ڈبیاں)
کمزوری یادداشت کیلئے حیرت انگیز شہرہ آفاق ٹانک
طالب علموں، دماغی و تخلیقی کام کرنے والوں کیلئے نابغۂ روزگار ٹانک
نوٹ: دواخانہ ہٰذا کی مکمل مفید و معلوماتی فہرست ادویات بذریعہ خط، ٹیلی فون Email مفت طلب کریں۔
جان یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ (چوک بیت المہدی)
فون دواخانہ: 047-6213149
موبائل: 0301-7964849
Email:atanasir1915@gmail.com

سائیکل ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کے سائیکل، واکر، پرام جھولے
مونٹین بائیسکل اور بے بی آئیٹم دستیاب ہیں

27 نیلا گنبد۔ لاہور
فون: 042-37355742

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے

سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس

شاپ نمبر 1، بلاک 6بی، سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان
فون آفس: 051-2877085 فیکس: 92-51-2878256
Email:supertailors@hotmail.com

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 6214214 فون
047-6211971 دکان 6216216

لہنگا، ساڑھی اور تمام گرم مردانہ، لیڈیز کپڑے کی ورائٹی دستیاب ہے

ورلڈ فیبرکس

ملک مارکیٹ نزد یونیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور

ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

Study In
GERMANY

MBA Programme
FH Darmstadt University Germany
Admissions Open, WS 2015
APPLY NOW www.mba.h-da.de

Requirement: 3 Years of Experience After Graduation & IELTS 6.5
FEES: €15.900 (€3.975 Per Semester), Up to **30% Scholarship**

Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy + Admission + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Mon-Fri), **Fax:** 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , **E-mail:** info@erfolgteam.com

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور

سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے (مچھر مار سپرے کی بھی سہولت میسر ہے)
کالج روڈ ربوہ: 0332-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اس نے ثریا بنا دیا

PSO
Pakistan State Oil
PSO کے بااعتماد ڈیلر

الفضل فلنگ اسٹیشن

چوہدری نعیم خالد 0300-7929616
بہاولنگر بائی پاس Off: 0632014663

قائم شدہ 1950ء

خدا کے فضل سے اب شوز کے ساتھ ساتھ لیڈیز برقعہ اور لیڈیز کوٹ بھی دستیاب ہیں

رشید بوٹ ہاؤس

گولبازار ربوہ
0476213835

PREMIER EXCHANGE

Formaly Jakarta Currency
State Bank Licence No 11
PREMIER EXCHANGE CO, 'B' PVT.LTD
DEALS IN ALL FOREIGN CURENCIES

Director:
Adeel Manzar
Ph: 042-37566873
37580908, 37534690
Fax: 042-37568060
Mobil: 0333-4221419

Shop # 31, Ground Floor, Latif Center, (Jewelry Market) Ichra Lahore

BETA® PIPES

042-5880151-5757238

مکرم نعمان ظفر بلوچ صاحب

خلافت کے قیام کے لئے دانشوروں کی پکار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم ضلالت وگمراہی کا دور دیکھو تو اس جماعت کے ساتھ چمٹ جانا جس کا کوئی امام ہو۔ آج اِس رُوئے زمین پر اگر کچھ پروانے ایک شمع کے گرد جمع دکھائی دیتے ہیں تو وہ شمع خلافت احمدیہ ہے۔ آج اگر کوئی جماعت ایک امام کے ساتھ ہے یا کسی جماعت کا ایک امام اور مولیٰ ہے تو صرف جماعت احمدیہ کا ہے۔

جماعت احمدیہ کی ترقیات کو دیکھ کر اور متاثر ہوکر بعض لوگ اور تنظیمیں خلافت کی داعی بن کر یہ شور مچا رہی ہیں کہ خلافت قائم کرو کیونکہ دین حق کے غلبہ کے لئے خلافت کا قیام نہایت ضروری ہے۔ اصولاً بات تو ان کی درست ہے مگر یہ نہیں سمجھتے کہ مامور کے بغیر خلافت قائم کیسے ہوگی۔ پس جب تک مامور زمانہ کو قبول نہ کیا جائے۔ خلافت کا انعام عطا نہیں ہوسکتا۔ ان داعیان خلافت کی نظریں خلافت راشدہ کی ترقیات پر تو ہوں گی مگر انہیں یہ یاد نہیں کہ قیام خلافت کے لئے تو بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ آج یہ قربانیاں جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور خلافت کی برکات بھی پا رہی ہے۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانہ میں بھی ایک مخالف لیڈر مولوی ظفر علی خاں نے احراری جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

''احراریو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کرسکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں سے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کرسکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی۔ تف ہے تمہاری غداری پر۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر یک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے''۔

(تقریر جلسہ مسجد خیرالدین امرتسر۔ منقول از ''ایک خوفناک سازش'' صفحہ 195۔ مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر جنرل سیکرٹری احرار اسلام)

آج کے دور کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت قیامِ امن ہے۔ دنیا کی خشکی اور تری دونوں فساد سے بھر گئے ہیں، افراتفری کا یہ عالم ہے کہ مہذب کہلانے والے بھی تہذیب وتمدن سے عاری ہو چکے ہیں، انسانیت کی تذلیل ہو رہی ہے، بلاوجہ ایک دوسرے پر جنگیں مسلط کی جا رہی ہیں اور بے گناہ انسانوں کا خون بہایا جا رہا ہے، دوسری طرف دیکھیں تو اخبار اور میڈیا گندگی اور غلاظت کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ اِن سب کی صفائی کیلئے ضروری ہے کہ الٰہی نظام نافذ کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر نہیں نافذ ہوسکتا۔ لوگ چاہے لاکھ کوشش کریں مگر خلیفہ بنانا خدا کے اختیار میں ہے، انسانی تدبیروں سے خلافت قائم نہیں کی جاسکتی۔

حضرت سید اسماعیل شہید خلافت کی جستجو اور اس نعمت کے لئے دعا کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

''نزول رحمت الٰہی یعنی ظہور خلافت راشدہ سے کسی زمانے میں مایوس نہ ہونا چاہئے۔ اور اسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہیے اور اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا اور خلیفہ راشد کی جستجو میں ہر وقت ہمت صرف کرنا چاہئے۔ شاید کہ یہ نعمت کاملہ اِسی زمانہ میں ظہور فرماوے اور خلافت راشدہ اِسی وقت جلوہ گر ہو جائے۔''

(منصبِ امامت از حضرت شاہ اسماعیل شہید مترجمہ حکیم محمد حسین علوی۔ صفحہ نمبر 142)

ہندو پاکستان کے ایک جید عالم صاحب طرز انشاء پرداز اور قادر الکلام مقرر مولانا ابوالکلام آزاد صاحب گزرے ہیں۔ آپ نے 'مسئلہ خلافت' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے اس کتاب میں آپ نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ پھر مزید فرماتے ہیں کہ:۔

''مسلمانوں کی قومی زندگی اور عروج کا اصل دور وہی تھا جب ان کی قومی وانفرادی مادی ومعنوی اعتقادی وعملی زندگی پر اجتماع و ایتلاف کی رحمت طاری تھی اور ان کے تنزل و ادبار کی اصلی بنیاد اسی دن پڑی جب اجتماع و ایتلاف کی جگہ اشتتات انتشار کی نحوست چھانی شروع ہوگئی۔ ابتداء میں ہر مادہ مجتمع تھا ہر طاقت سمٹی ہوئی تھی، ہر چیز بندھی ہوئی تھی لیکن بتدریج تفرقہ اور انتشار کی ایسی ہوا چلی کہ ہر بندھن کھلا، ہر جماؤ پھیلا، ہر ملی جلی اور اکٹھی طاقت الگ الگ ہوکر منتشر اور تتر بتر ہوگئی ...... اجتماع وایتلاف کی یہ حالت حضرت علیؓ پر ختم ہوگئی اور اس کے بعد سے اشتتات وانتشار کا دور شروع ہوا...... جس نے فی الحقیقت امت کا تمام نظام شرعی دراصل درہم برہم کر دیا۔ خلافت خاصہ کے بعد یہ ساری یکجا قوتیں الگ الگ ہوگئیں۔''

(مسئلہ خلافت۔ صفحہ 17۔ شائع کردہ خیابان عرفان کچہری روڈ لاہور)

افریقہ میں ایک ضرب المثل ہے کہ ایک انسان بغیر ہاتھ پاؤں اور دیگر انسانی اعضاء کے، زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن کیا کسی نے یہ دیکھا ہے کہ ایک انسان بغیر سر کے زندہ رہا ہو۔ پس دین حق بغیر امام کے کس طرح زندہ رہ سکتا ہے۔

تحریک خلافت کے ایک کارکن رحمت علی چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

''شرق وغرب گھوم جائیں آج کی کوئی قوم، خواہ توانا ہو یا کمزور، کوئی ملک خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، کوئی فرد خواہ امیر ہو یا غریب، بے سکونی، بے اطمینانی اور بے بسی کا شکار ہے۔ دنیا بھر میں جس قدر ظلم وجور، فتنہ وفساد، جوڑ توڑ، لوٹ کھسوٹ، دھکم پیل وغیرہ ہے اسی وجہ سے ہے کہ وہ امت جسے اللہ تعالیٰ دنیا والوں کی اصلاح کے لئے میدان میں لایا تھا (آل عمران: 110) آج خود خلافت کے مبارک نظام کو کھوکر در در کی جوتیاں چٹخاتی پھرتی ہے۔ عذاب کی اس شکل نے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں، غیر مسلموں کو ہی نہیں، زمین کی ہر ذی روح کو مشکل میں ڈال رکھا ہے۔ بڑی وسعت ہے اس عذاب کی، پوری انسانیت کو اس نے بے رحم اور بھیانک شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ فساد تو وقت کے اس موڑ پر ہر سُو نظر آ رہا ہے۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے، فضا سے تحت الثریٰ تک۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ فتنہ کیا ہے جس کا نتیجہ یہ فساد ہے۔ فتنہ یہ ہے کہ دنیا کی قیادت اس موڑ پر کفر کے ہاتھ میں ہے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر شر براجمان ہے اور وہ انسانیت کی کشتی کو اندھیرے غاروں میں لیے پھر رہا ہے۔ کشتی میں سوار پوری انسانیت شر کے رحم وکرم پر ہے۔ اس کشتی میں کھڈے لائن مسلمان لگے ہوئے ہیں۔ سہمے ہوئے، دبکے ہوئے، مجبور و بے بس۔ نظام خلافت ہوتا تو ''خیر امت'' کیا یوں ''نشان عبرت'' بنتی؟''

(کتاب خلافت از رحمت علی چوہدری۔ صفحہ نمبر 103)

اس میں کوئی شک نہیں کہ خلافت کے ذریعہ ہی تمام ترقیات ممکن ہیں مگر اس کے لئے اعمال صالحہ کی شرط خود خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔ جب اعمال صالحہ ہوں گے تبھی خلافت کا قیام ہوگا۔

پھر اہل قرآن کے لیڈر غلام احمد صاحب پرویز لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے لئے کرنے کا کام یہ ہے کہ پھر سے خلافت علیٰ منہاج رسالت کا سلسلہ قائم کیا جائے جو امت کو احکام و قوانین خداوندی کے مطابق چلائے''۔

(ماہنامہ طلوع اسلام۔ مارچ 1977ء صفحہ 6)

بے شک ہمارے لئے یہ کرنے کا کام ہے لیکن کیا محض قیل وقال سے یہ ممکن ہے؟

اہل حدیث کا ترجمان رسالہ 'تنظیم اہلحدیث' لکھتا ہے کہ:

''اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنبھل جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے۔ اور بھنور میں گھری ہوئی ملت اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔ ورنہ قیامت میں خدا ہم سب سے پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے زمین ہموار کی کیا اسلام کے غلبہ اور قرآن کریم کے اقتدار کے لئے بھی کچھ کیا؟''

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور 12 ستمبر 1969ء)

شہاب الدین ندوی نوائے امت میں لکھتے ہیں:

''تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان جب تک دنیا میں طاقتور رہے اور خلافت کے تقاضوں کے مطابق عمل پیرا رہے دنیا کی حکومت و قیادت بھی انہیں حاصل رہی اور ان کی شان وشوکت اور رعب و دبدبہ برابر قائم رہا مگر جیسے ہی ان کی یہ خصوصیت یعنی مقصد سے لگن اور جفاکشی زائل ہوئی اور اس کی جگہ دنیاداری اور عیاشی نے لے لی وہ پست سطح پر آ گئے اور خلافت کی باگیں بھی ان کے ہاتھوں سے چھین لی گئیں گویا کہ کسی نے انہیں آسمان سے زمین پر دے پٹخا ہو''۔

(نوائے امت لاہور۔ نومبر، دسمبر 2012 صفحہ نمبر 9)

فضل محمد یوسف زئی استاد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں کہ:۔

''مسلمان ترس رہے ہیں کہ کاش ہماری ایک خلافت ہوتی، ہمارا ایک خلیفہ ہوتا۔ کاش ہماری ایک بادشاہت ہوتی۔ کاش ہمارا ایک بادشاہ ہوتا جس کی بات پوری دنیا کے مسلمانوں کی بات ہوتی۔ جس میں وزن ہوتا، جس میں عظمت ہوتی، جس میں شجاعت ہوتی۔ جس کی وجہ سے اقوام متحدہ میں ان کی حیثیت ہوتی۔ عالمی برادری میں ان کی قیمت ہوتی۔ ویٹو پاور میں ان کا مقام ہوتا۔ سلامتی کونسل میں اس کا نام ہوتا''۔

(ماہنامہ الحق۔ اکوڑہ خٹک۔ مارچ 2000ء صفحہ 51)

تحریک خلافت کے کارکن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

''اول دور خود حضور ﷺ اور خلفاء راشدین کا دور ہے۔ جسے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کہا جاتا ہے۔ اب قیامت سے پہلے آخری دور میں پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظام قائم ہوگا۔ اس قول سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ آنحضور ﷺ نے اسلام کا نظام عدل اجتماعی جس طریقے سے قائم فرمایا تھا صرف اسی طریقے سے اب یہ نظام قائم ہوسکتا ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہر شخص اپنی ذات میں اللہ کا خلیفہ بنے پھر اپنے گھر اور دائرہ اختیار میں خلافت کا حق ادا کرے۔ اس کا تقاضا کرے اور جو لوگ یہ دو مرحلے طے کرلیں انہیں بنیان مرصوص بنا کر ایک نظم میں پرو دیا جائے اور پھر یہ لوگ باطل کے ساتھ ٹکرا جائیں۔ میدان میں آکر منکرات کو چیلنج کریں اور اپنے سینوں میں گولیاں کھائیں کہ ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

ہم نہ توڑ پھوڑ کے قائل ہیں اور نہ ہی دنگا فساد کو صحیح سمجھتے ہیں۔ کسی کی املاک کو نقصان پہنچانا بھی

باقی صفحہ 13 پر

VINYL CENTER
Interiors
A Faizan Butt

- Wall Paper
- Window Blinds
- Glass Paper
- Vinyle Tiles
- False Celling
- PVC Paneling
- Curtain Cloth

12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcenter@yahoo.com

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک قابل اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
_mail:imtiaztravels@hotmail.com

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

گلشن سوئیٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
- چاکلیٹ کیک ● فریش کریم کیک ● پیسٹری
- کریم رول ● کوکونٹ بسکٹ ● سپیشل کیک رس
- کھتائی ● فروٹ کیک ● شیرمال ● رس
اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
ہم اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی کیلئے دعا گو ہیں۔
طالب دعا: ڈاکٹر محمد ظفر اللہ، ڈاکٹر کریم اللہ، امۃ القیوم اہلیہ ڈاکٹر ظفر اللہ، فریحہ حامد ظفر، عاصمہ ظفر، عثمان احمد ظفر، نائلہ ظفر، اُجالا ظفر

سپیڈ اپ کارگو سروسز
مناسب ریٹ تیز ترین سروس
Fedex اور DHL کی سہولت
پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت
ہر قسم کی پارسل بیرون ملک بھجوانے کیلئے
پروپرائیٹر: چوہدری محمد احمس شاہد 047-6214269
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 0310-7968200

خالص سونے کے دلکش و دیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید و فروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کر لیں 0321-4441713

سیل - سیل - سیل
2015 کے تمام نئے پرنٹ پر خصوصی سیل
4P کرنکل شفون دوپٹہ بازو 1300/- والا 1000/- روپے میں
کرسٹل اتحاد، فردوس کلاسک لان 1700/- والا 1400/- روپے میں
پرنٹ کلاسک لان 1000/- والا 800/- روپے میں
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینیفن اور کباڑی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

ربوہ کی مشہور دوکان
عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: طارق محمود اظہر 03000660784
047-6215522

تمام امراض کی علاج گاہ
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
0344-7801578
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
047-6211510

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

Study Abroad
in
UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Holland, Ireland, Malaysia & MBBS in China.

IELTS
iTEP Training & Testing Center
Training By
Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL

Visit / Settlement Abroad:
- Jalsa Salana UK Info
- Appeal / Reviews
- Visit / Business Trips
- Family Settlement
- Canada Supper Entry
(for parents / grand parents)

EC
Education Concern®
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

فریش فوڈ، فریش کریم کیک، ڈرائی کیک، سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے تیار مال دستیاب ہے
محمود سویٹ اینڈ بیکرز
اقصیٰ چوک ربوہ
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 0333-6704524

بیج و چاول ہر قسم کے ہول سیل ریٹ پر خرید فرمائیں
ملک بشارت اینڈ سنز رائس ڈیلر
5 ریلوے روڈ۔ خان پور ضلع رحیم یار خاں
طالب دعا: ملک نذر حسین، ملک فضل احمد
ملک مظہر احمد ابن ملک بشارت احمد
068-5572235,0301-7641255

ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو
اب ایک نئے انداز میں
بکنگ جاری ہے
اب نئے انداز VIP کراکری، مکمل کارپٹ کے ساتھ
کوپا۔ ڈیرہ۔ کارپٹ۔ صوفہ کی ورائٹی کے ساتھ

رشید برادرز گولبازار ربوہ
الرفیع بینکوئیٹ ہال
فل ایئر کنڈیشنڈ ● فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ ● تمام سہولیات کے ساتھ

Shop: 047-6211584
Hall: 047-6216041
Rasheed uddin
0300-4966814
Aleem uddin
0300-7713128

ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

TURBO
The Family Shop
For The Complete Home
Molding Plastic
into
Miracles
Thermoplas (Pvt) Ltd
E-12/A, Site, Karachi. Call: +92- 21-32574766-68
info@thermoplas.com www.thermoplas.com

حلال
HALAL
Shezan
HAVE A FRUITFUL DAY
Shezan
APPLE
JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
440 gms
An ISO 9001, ISO 22000 & HACCP Certified Company